الحمد للہ الملک المنان کہ در زمان میمنت اقتران

رسالہ

جوہر التواریخ

مسمی بہ اسم تاریخی

اکلیل التواریخ

۱۳۲۹ھ

از تصنیف لطیف جناب جلالت مآب مستغنی عن الالقاب ادبیت مآب فہیم الباب
متکی اریکہ حشمت و اقبال متوسد وسادہ جاہ و جلال جناب نواب مستطاب
سید محمد جعفر علیخان صاحب المعروف بہ نواب پیارے صاحب بہادر دام اقبالہ
رئیس اعظم شمس آباد ضلع فرخ آباد

باہتمام احقران انام سید فدا حسین و ملا احمد مالکان مطبع در ماہ دسمبر ۱۹۱۱ع

در مطبع ریاض المومنین کاظمین لکھنؤ مطبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیه والصلوٰۃ علی نبیه محمد والہ اما بعد

یہ رسالہ خلاصہ ہے کل دفتر تاریخ کا جلد ہشتم تک مگر بعض تاریخین جلد نہم کی

(کہ ناتمام ہے) درج کی گئی ہین باب اول امور انبساط باب دوم متفرقات

باب سوم تواریخ وفات اور نام اس رسالہ کا جوہر التواریخ ہے اور اگر اعداد

مطلوب ہون تو اکلیل التواریخ سمجھنا چاہیے۔ اس کے

۱۲ ۱۳۳۹ھ ۹۱

ہی اور رسالے بھی انشاء اللہ تعالی طبع ہونگے واللہ ولی

فیق وھی ازمة التحقیق والتدقیق

باب اول

تواریخ امور انبساط

قطعہ تاریخ ولادت ہز ہائنس نواب سید محمد حامد علیخانصاحب بہادر دام اقبالہ والی دار السرور رامپور

۸۲ ۸۵ ۱۸۷۵

یوسف لقا نواب کا روشن قمر پیدا ہوا ۱۲۹۲ھ
منگل رجب اُنتیسوین گیارہ بجے محمود بہر ۱۲۹۲ھ

مسند نشین پیدا ہوا لختِ جگر پیدا ہوا
۵۹۳ ۱۸۷۵ء ف ۱۲۸۲
عالی حسب آصف نشان فرخ سیر پیدا ہوا
سمبت ۱۹۳۲

قطعہ تاریخ ختنۂ نواب سید اولاد حسین خاں سلمہ اللہ تعالیٰ خلف نواب سید بنیاد حسین خان رئیس کانپور

ہوا ہے ختنہ فرزند دلبند
بصد حسن عقیدت تمنے نواب

عنایت ہے یہ ربِّ دوسرا کی
خلیل اللہ کی سُنّت ادا کی ۱۳۱۲ھ

مصرع تمام پسر ہفتم شعبان اسلہ ۱۳۱۲ھ

قطعہ تاریخ غسل صحت نواب فصیح الملک داغ دہلوی

آرزو ارمان تمنا ذوق و شوق
ہان نشان یادگار رفتگان

دلمین کچھ باقی نہین ہے
بچ رہا داغ کہن اچھا ۱۳۱۲

سلہ مصرع سابق ۱۱ ارام دل جان پسر لختِ جگر پیدا ہوا ۱۸۷۵ء ۵۲ یعنی روز [illegible]

قطعہ تاریخ عقد نواب حیدر سلطان سلمہ برادر زادہ راقم

اے محمد مہدی اچھے صاحب اے بھائی مرے | اب کھلا ہے گلشن ارمان مین بھی آئی بہار
عقد حیدر کا ہوا شمس النسا سے شکر حق | باغ عالم مین کھلین پھولین یہ تا روز شمار
مصطفیٰ و شبر و شبیر و زہرا و علی | قوت اعجاز سے آئے ہین سب قدسی شعار
اسقدر ہین خورم و خندان وقوع عقد سے | پنجتن نے خود کہا لفظ مبارک پانچ بار

۲۶۳
۵
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ دو غسل و دو ختنہ برخوردار سید اطہر حسن و اختر حسن فرزندان جناب سید قاسم حسن صاحب

ہے بھائی کے کلی دو ختنون بھی دو موجد کے کبھی ایجاد دو | نادان بنین نوشاہ دو تو گھر بھی ہون آباد دو
۱۳۰۷ | ۱۳۱۷ھ
ہو تخرجہ سے تعمیہ کبھی و سیجیے اعداد دو | ہین غسل دو دلبند دو جعفر مبارکباد دو
۱۹۵۸ | ۱۸۹۸
۲ | ۲
سمبت ۱۹۵۶ | ۱۹۰۰ع

قطعہ تاریخ ختنہ پسران عزیزی سید علی حسین عرف ابو صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ مسمیان علی حیدر و محمد حیدر

بدکاری و عیاشی سے خود سیف قلم چھوٹے | ہوا ہے مفت مین بدنام و رسوا خط پیشانی
کیے ہین کس فرض و واجب ایشتی کی الفت مین | مسلمانون کا مذہب آہ حاجی ہے مسلمانی
۱۳۱۹ھ

مصرع علی و محمد کے ختنے ہوئے

۱۳۱۹ھ

سال ۹۱ بست و ہشت در دگر دنتام متقضائے احتیاط ہمین است ۱۲ سنہ ۹۳ حاجی ہم تخلص جعفر ہست بسبب فنا در حج ۱۲

قطعہ جلوس راجہ جعفر علی خان صاحب ولد راجہ باقر علی خان صاحب آف کوٹاہہ

راجہ صاحب کو ہو مسعود و مبارک یہ جلوس — لائے ہیں سیکڑوں تاریخیں یہ رخ کہہ کر

پیرو آل ہوں میرا تو عقیدہ ہے یہی — لائق مسند باقر ہے بلا شک جعفر

۱۳۱۹ھ

حسب فرمایش بعض احباب

چیدم دم سحر گل فصلی بہ باغ نظم — پیر کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است

از زبر و بینہ ثمر آرزو بگیر — زان شاخ کہنہ میوہ نورس غنیمت است

۱۳۱۳

قطعہ تاریخ عقد سید محمد محسن سلمہ اللہ تعالی

بھائی نواب کے پوتے کا ہوا جعفر عقد — صفوی نسل تربت نام و نشان روشن ہو

یا الٰہی بطفیل شہ کونین یہیں — عقد محسن شب نو لیلہ حسن احسن ہو

۱۳۳۲ھ

قطعہ تاریخ ختنہ سید محمود حسین و سید مہدی حسین پسران سید حسین سلمہم اللہ تعالی

گلشن امید میں جعفر سحر آئے گی بہار — لالہ رخ اسدم مگر سید حسین کی گل ہیں دو

ایک تو شکر شکن ہے دوسرا نگین سخن — فی المثل محمود مہدی طوطی و بلبل ہیں دو

راحت جان نسل ابراہیم آل مصطفی — پیرو حکم شریعت آج رشک گل ہیں دو

۱۳۲۲ف — ۱۹۱۵ع

وحدت و تضعیف سے اعداد پائے واو واو — مطالب و حجام و گلگیر ایک شمع و گل ہیں دو

۸۱ ۵۲ ۳۸۰ ۹۲۰ ۱۰۰

سمبت ۱۹۷۱ — ۱۳۲۲ھ

سلہ یعنی پانزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۲

قطعہ تاریخ شادی اوّل نورِ چشم صفدر سلطان سلمہ اللہ تعالیٰ برادر زادہ مؤرخ

ذی حشم نورنگہ صفدر سلطان نواب — سمبت ۱۹۷۲ ... گجکلہ نسل علی تم کو مبارک سہرا — ۱۳۳۲
جانِ غم راحتِ دل نورِ بصر دانش ور — سنہ ۱۹۱۶ء ... موسوی الصفوی تم کو مبارک سہرا — سنہ ۱۳۳۴ھ

تاریخ جلوس قیصر ہند حضرت ایڈورڈ ہفتم بانقط

صنع تو اے قیصر بینی ... زیب تخت نشین چینی — سنہ ۱۹۰۲ء

ایضاً بے نقط

مالک کامل عطا سرور دارا لوا ... حاکم عالم مدار حکم دہ مہر و مہ
مصرع سال سرور در دل ما آمدہ ... سرور والا گہر سعد مرصع کلہ — سنہ ۱۳۱۹ھ

تاریخ خاص سنہ ۱۹۰۲ء

تیغ و عصا تخت و تاج چتر و کرہ مہر باج ... صحت و فتح[1] و ابتہاج با حشم سکندری
عیش و طرب بعز و جاہ سعد تو جہان پناہ ... شنبہ نہ اگست ماہ جشن نفیس قیصری — سنہ ۱۹۰۲ء

قطعہ

تاج چارج پنجم بہر عدل و رحم مذہب عہد کرد ... مسعود و محمود و مبارک یا الٰہی جشن عہد
جعفر بگو تاریخ و ماہ و سال با نام مقام ... جون بود بست و دو بانگلستان شاہی جشن عہد — سنہ ۱۹۱۱ء

[1] سالہ یعنی فتح قوم بوئران ۱۲

قطعہ جلوس

باہمہ یمن و سعادت باہمہ جاہ و حشم　　نیک اختر مہر گستر ذرہ پرور آمدہ
حاجیا بر کعبۂ مقصود از جوش دلی　　عید قربان[1] شد کہ جان ہند قیصر آمدہ

۱۳۲۹ھ

قطعہ

للہ الحمد کہ آن نیر اکبر در ہند طالع گردید　　قیصر جلوہ کنان ہمرہ شوہر در ہند مثل ناہید
حاجیا جوہری طبع بمن جوش گفتہ گوہر سفتہ　　روز شنبہ دوم ماہ دسمبر در ہند قیصر رسید

۱۹۱۱ء

قطعہ

لندن سے مہاراجہ آئے ساتھ ہیں لکھمی اور پریوار　　سورج چندر اور تارے چمکے جگمگ جگمگ کرے سنسار
سگری ہی بہار رت میں جعفر برجا کہنی بارم بار　　کھوج پوکہ بدی ہی ستمی دلی جارج کیا دربار

(منگل) ۱۳۱۹ف

جلوس

پنجمین جارج بمودند مع شہ بانو - قیصری جشن بہند
ہمہ زیب و ہمہ زین است چہ بزم میمو قیصری جشن بہند
گفت از اوج فلک حضرت عیسے جعفر پئے تاریخ جلوس
نصف شنبہ ہمایون بدسمبر دہ و دو قیصری جشن بہند

۱۹۱۱ء

[1] یعنی دہم ذی الحجہ ۱۲

ایضاً

وارد نیپال گشت صید کردی چہل شیر	تاریخ	خسرو سہراب دل رستم جگر فخر کیا
ضیغم تاریخ را انگرا شتی ہم اے دلیر		قیصر ہندوستان صفدر ضیغم اشکار
		سنہ ۱۹۱۱ء

ایضاً

فخر دنیا قیصر جشن خسروی در ملک ہند	در خور ہر یک عطا کردہ خطاب و سیم و زر
جنوری بود دہم تاریخ با جاہ و حشم	سوئے انگلستان روان شد قیصر والا گہر
سنہ ۱۹۱۲ء	سنہ ۱۹۱۲ء

مصرع

قیصر بانگلستان رسیدہ فروری پنجم پگاہ
سنہ ۱۹۱۲ء

قطعہ

عاقلو یہاں مجبور ہے قدرت کا یہ دستور ہے	لڑنے میں شاہان زمن جیتے کبھی ہارے کبھی
اس واقعے کے سن ہیں جو اعداد کو لکھو پڑھو	ہاں جنگ جرمن تیرہ سو بتیس ہجری ہیں یہی
	سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۱۳۳۲ھ

مطلع

چہارمی شہر اگست از کور باطن جنگ شد	فتح جارج چار سال و ہشت یوم و دہم سہ ماہ
سنہ ۱۹۱۴ء	سنہ ۱۹۱۸ء

فتح بیت المقدس

فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی ۵

سنہ ۱۳۳۶ھ

قطعہ

ہوا تھا فتح کا جشن اس سے پہلے آج اے جعفر
دوبارہ جشن شاہی اجا لیج نجم کو ہمایون ہے

۲۱۸ ۶۶۹ ۳۰۲ ۲۶ ۱۲۳
۶۶۹ — ۱۳۳۸ھ — ۱۳۳۸ھ

دکھائی دُہری صنعت ایک ہی مصرع میں کیا آئینا
تیرے حسن بیان پر کیوں نہ ہری فہم مفتون ہے

مصاریع متفرق متعلق امور انبساط

مصرع عقد دلبند شبیر مبارک مسعود
سنہ ۱۳۱۳ھ

مصرع سکندر[51] را مبارک عقد فرزند
سنہ ۱۳۱۴ھ

مصرع نو گلِ گلشن رفعت[52] بدمید
سنہ ۱۳۱۶ھ

مصرع نجم برج رفعت و اقبال تابندہ شدہ
سمبت ۱۹۵۹

مصرع نور نظر سرور دل نو گل باغ آرزو
سنہ ۱۳۲۳ھ — سنہ ۱۹۰۶ء

مصرع شمس النسا کو چاند خدا نے دیا جدید
سنہ ۱۳۳۰ھ

مصرع دولہا علی اختر دولہن قیصر جہان
سنہ ۱۹۱۱ء

مصرع شادی آمنہ است این جمعہ نہم شب رجب
سنہ ۱۳۳۴ھ

مصرع عقد دلبند جوان بخت مبارک باشد
سنہ ۱۸۹۶ء

مصرع دولہا بنے تم خوب محمد سجاد
سنہ ۱۳۱۵ھ

مصرع دوسری آنکھ کا تارا بھی مبارک اے شاہ
سنہ ۱۳۱۶ھ

مصرع طوفان جب ہوا کہ میرن کی برات
سنہ ۱۳۲۱ھ

مصرع بخت نوجوان عصائے پیری آمد
سنہ ۱۹۱۶ء

مصرع نوشاہ بنا دُرِّ یتیم حسن[53] امسال
سنہ ۱۳۲۹ھ

مصرع بخشی ہوئے قید عقد ثانی میں
سنہ ۱۹۱۲ء

مصرع صفدر[54] شب معراج بنی عقد ہمایون
سنہ ۱۳۳۸ھ

---

[51] یعنی برادر نواب سکندر دولہ صاحب ۱۲ [52] یعنی مرزا رفعت علی بیگ ۱۲ [53] یعنی سید سلطان حسن مرحوم ۱۲
[54] یعنی صفدر سلطان سلمہ اللہ تعالی ۱۲

احاطہ ریختہ کربلا و امام باڑہ در ریاست چرکھاری از سید اصغر علی صاحب خان بہادر مدار المہام ریاست و سید محمد عباس سلمہ اللہ پسر شان

مطلع

بانی این کربلا اصغر علی آل علی — صافدل کامل محب پابند شرع جعفری
۱۹۱۹ء — ۱۳۳۸ھ

مطلع

بنا میر عباس ہمہ دان — مقام ماتم شاہ شہیدان
۵ ۸۲ — ۱۳۳۸ھ
۱۹۲۰ء

تاریخ ضریح چوبی مثبت بنا کردہ سید اولاد حسین صاحب تعلقہ دار اوجانہ ضلع اوٗ

کردہ طیار[1] نقل روضہ اینجا نسل سبطین — محفوظ بادا آن محب ہر ہزار شین و مین
۱۹۲۶ — ۱۹۱۹ء
یا رب پئے اکرام حسن ابن علی سردار جہان — بانی ضریح پاک دائم بادا اولاد حسین
۱۳۴۶ھ — ۱۳۴۶ء

قطعہ

فصلی کے سن ہین تیرہ سو چار اس جہان مین — چارون طرف خوشی ہے اس جشن قیصری کی
اعداد ابجدی کو تم فارسی مین لکھو — تاریخ اسکی جعفر ہے ڈائمنڈ جوبلی

[1] طیار و تیار ہر دو در لغت است ۱۲ منہ قیصر

حل ترکیب

ڈائمنڈ جیوبلی

ڈ	ا	ی	م	ن	ڈ	ج	ی	و	ب	ل	ے
چار	یک	ده	چل	پنجاه	چار	سه	ده	شش	دو	سی	ده
۲۰۴	۳۰	۹	۳۲	۶۱	۲۰۴	۶۵	۹	۶۰۰	۱۰	۶۰	۹

ف ۱۳۰۴

رونق افروزی ہز مجسٹی حضرت حبیب اللہ خان بہادر در ہندوستان

مطلع

بشد ہز مجسٹی حبیب جہان | بگفتم بجوش زبردست خان
۱۳۲۴ھ

قطعہ

ز فیضِ مقدس شاہ ارم گرد ید ہندستان | بفرقش تاج شاہنشہی سال نیا باد
بصد اقبال و دولت با ہزاران شوکت و حشمت | بدہلی والی کابل مبارک عید اضحیٰ باد
۱۳۲۴ھ

قطعہ انقلاب ایران

دل کیون ہے سرگرم ہے بازار رستخیز | بہر حقوق شاہ و رعایا ہین جنگ سے
تصویر غم مرقع ماتم ہے سلطنت | ترکی تمام ہوگئی ایران تنگ سے
۱۹۰۶ء

قطعہ ویسرائے بہادر ہارڈنگ

دلّی مین جو پہونچے وہ وزیر اعقل باجاہ و جلال | دربار کا تھا قصد پڑا آئین جنجال
تیئیس ۲۳ دسمبر کو سر فیل بلند ہنگام جلوس | زخمی ہوئے گولے سے گورنر جنرال
۱۹۱۲

سنہ ۹۱ زین قبل درہمین سال سلطان ترکی ہم قید شدند و پارلیمنٹ قائم شد ۱۲

قطعہ فرمائشی

بے سبب رحم کی جا آگیا غصا اُلٹا سنہ ۱۹۱۳ء	جان ہی لیکے پھرا قہر کا دریا اُلٹا سنہ ۱۳۲۰ھ زراعتی
اس تلاطم کی ہے تاریخ بھی نایاب بدیع سمبت ۱۹۷۰	لکھیے وہ طرح اکتیس کو سیدھا اُلٹا ۷۵ ۲۲۷ ۴۹۱ ۲۶ ۸۰ ۴۳۲ سنہ ۱۳۳۱ھ

قطعہ طوفان لکھنؤ

وقیل یا ارض ابلعی ماءک

سنہ ۱۳۳۳ھ

ہے لکھنؤ اس سال گرفتار مصائب	بندوں کو دکھائی گئی یوں شانِ جلالی
ویران ہوئے خالی سے محلے میں ہزاروں	سیلاب نے کیا ہائے کئی سے گھر کیے خالی سنہ ۱۳۳۳ھ

مسدس

ہمہ لکھنؤ در تہِ آب	مکان منہدم جان لب شیخ و شاب
دلت گشت از آتش غم کباب	نصیحت بکن آہ جعفر شتاب

بگو از پئے گومتی[5] این سخن

سنہ ۱۳۳۳ھ

ستم بر ضعیفان بسیں مکن

۱۹۱۵ء

بگو اینکہ از گومتی ایں سخن
سنہ ۱۳۳۳ھ

قطعہ

وہ گوہر یکتا بیرسٹر مقبول حسین قدوائی سمبت ۱۹۷۲	مکرم مقبول قابل بی اے ہالی ممبر ایم ایل سی سنہ ۱۳۳۴ھ
سال گزار دو ماہ ایک گیا والا حشمت ابن احمد ۱۳۳۳	تھا خان بہادر بیرسٹر ازیں اِس سال ہوا سی آئی ای سنہ ۱۹۱۶ء

[5] گومتی نام دریا ۱۲ [53] نام مصنف ۱۲

قطعہ تشریف آوری وزیر ہند در ہند

۲۰ نومبر شیر اکبر رسید در بمبئی ز لندن ۔ ممتاز احباب مابین ہنگو طبع قیصر بدل خواہ گاہ
سنہ ۱۹۱۷ع ۔ ۱۳۳۵ھ

جناب مسٹر مانٹیگو سرآمد بہر رعایای ملک شد ۔ وزیر ہند آمد مبارک باد بست و دوم جمادی الثانی ماہ
سنہ ۱۹۱۷ع ۔ سنہ ۱۳۳۶ھ

قطعہ

یہ تو نقش کالج ہے بھولنے کا ذکر کیا ۔ دل لیا چندہ دیا امداد کالج یاد ہے

لکھنؤ میں آرہے تھے مسٹن اسکے واسطے ۔ تیرہ سو چھتیس کو بنیاد کالج یاد ہے

۶۱۵ ۶۶ ۴۷۸ ۲۶ ۹۲ ۵۴ ۱۵ ۱۵

سنہ ۱۳۳۶ھ

مصرع

بروز پنجم ز ماہ سوم[1] وہ دو گشتہ بنائے کالج
سنہ ۱۳۳۶ھ

قطعہ

برائے شیعہ کالج در حصول زر سبق بردہ ۔ خیال عزت افزائی لشد نواب[2] ذیشان را

بشہر لکھنؤ از دست ہز آنر سٹر اپریل ۔ مبارک گولڈ میڈل شد سلطنت علیخان را
سنہ ۱۹۱۸ع

قطعہ سلطنت ترکی

سنہ ۶۹۹ھ
تاریخ ہجری بدو عثمانیہ بدوقت عروج ۔ از کسر اعتبار ہیر آسمان شکل عدا شد

دوازدہ شش صد سی سال دہ یوم ای حج ۔ اللہ اکبر دولت عثمانیہ برباد شد
سنہ ۱۳۳۶ھ ۔ سنہ ۱۹۱۹ع

[1] یعنی ماہ سوم ۱۲ [2] یعنی نواب فتح علی خان بہادر ۱۲

قطعہ حسب حال

پھر خزان دیدہ چمن مین آگئی فصل بہار
بعد مدت شہر دہلی رشک صد گلشن بنا

اللہ اللہ مسجد جامع مین بیٹھے ہین ہنود
واہ پھر کعبہ بتان شوخ کا مسکن بنا

۱۹۱۹ء

مطلع

ہر یکے در شوق آزادیست ہر شام و پگاہ
جنگ شاگردان و اُستادان عالم واہ واہ

۱۳۳۷ھ

قطعہ طغیانی دریائے گنگ

ایک ہی سمت ان ہند مین تھی اے جعفر
جاری ابتک رہی پراگ[1] مین سیدھی گنگا

مگر اب آخر شوال مین سنکر یہ خبر
حیرت ازحد ہے کہ بہنے لگی اُلٹی گنگا

۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء

قطعہ انتظام جدید

دربار مین دلّی کے حاضر والیان ملک ہین
زینت دہ تخت شہی ہین ڈیوک با صد عز و شان

الطاف شاہی سے نوین فروری بدھ کے دن
ہندی رعایا کو کیے تفویض با حسن بیان

میونسپل تعلیم بورڈ حفظ صحت مسکرات
تعمیر پنچایت زراعت آبپاشی اپنی آن

آخر کو یہ اعلان فرمایا بحکم قیصری
میمون و مسعود اب افتتاح کونسل ہندوستان

۱۹۲۱ء

قطعہ ایضاً

ڈیوک آف کناٹ آمدہ در دہلی
سنی ام بودہ مہ جمادِ اوّل

اعلان نمود حکم قیصر امسال
زیبا در ہند افتتاح کونسل

۱۳۳۹ھ

[1] یعنی الہ آباد ۱۲

مصرع مکانِ ماتمِ گلگون کفن حسین شہید
سنہ ۱۳۱۵ھ

مصرع عزا خانۂ شاہِ گلگون کفن
سنہ ۱۳۱۶ھ

مصرع مسجد باقر علی قبلۂ راہ نجات
سنہ ۱۳۱۷ھ

مصرع مسجد عالی بنا ثانی بیت اللہ باد
سنہ ۱۳۱۷ھ

مصرع دو تا منارہ مسجد زیبا قد ہوا
سنہ ۱۳۲۱ھ

مصرع تعزیہ خانۂ امام انام
سنہ ۱۳۲۲ھ

مصرع عدیل کعبہ عزاخانہ از پے حسین
سنہ ۱۳۲۳ھ

مصرع بجوش آب برائے خدا بیاد حسین
سنہ ۱۳۲۴ھ

مصرع شیخ عبد اللہ کی مسجد بنی کیا لاجواب
سنہ ۱۳۲۵ھ

مصرع مسجد مین آب چاہ یہ نذر حسین ہے
سنہ ۱۳۲۷ھ

مصرع رونق سہ در کہ ہے حقا مسجد فرزند علی
سنہ ۱۳۲۹ھ

مصرع بنایا واہ کیا عمدہ خدا کے گھر کا دروازہ
سنہ ۱۳۳۰ھ

مصرع بازار شمس آباد مین پھر دلربا مسجد بنی
سنہ ۱۳۳۲ھ

مصرع بندہ نے خدا کا گھر بنایا روز دن سبحان اللہ
سنہ ۱۳۳۲ھ

مصرع مسجد اقدس (ز) امانت علی است
سنہ ۱۳۳۴ھ

مصرع اِنَّ ھٰذا بَیتُ الصَّمَدْ
سنہ ۱۳۳۴ھ

مطلع

نئی تاریخ ملی شکر الٰہ
سنہ ۱۹۱۷ء

شیخ رجبی کی بنی مسجد واہ
سنہ ۱۳۳۶ھ

مصرع بیت المقدس کعبۃ الثانی بگو
سنہ ۱۳۳۶ھ

مصرع بانیِ دروازۂ مسجد سید حشمت علی
سنہ ۱۳۳۷ھ

سلہ نام مقام ۱۲

مصاریع وغیرہ متفرق

مصرع چاہ منصور[51] خان نیک افعال
سنہ ۱۳۰۶ھ

مصرع خوش شدم بندہ و تاریخ رسید
سنہ ۱۸۹۵ع

مصرع مبارک اے میرے نواب جشن جمشیدی
سنہ ۱۳۱۳ھ

مصرع آب[52] حیات یافتہ اسکندر دیگر
سنہ ۱۳۱۳ھ

مصرع در ماہ جولائی مٹا قاسم حسن تیغ بیگ
سنہ ۱۸۹۶ع

مصرع جعفر بگڑی نوحہ خوانِ کلامِ لطیف[54]
سنہ ۱۳۱۴ھ

مصرع جگناتھ[56] آپکا سنبل یہ ٹھاکر دوارا ہے
سمبت ۱۹۵۳

مصرع کلکٹر نیابت حاکم ہوگئے ڈیوہر سٹ تاریخ سنہ
سنہ ۱۸۹۹ع

مصرع ڈپٹی ابرار حسن خان بہادر دل ہین
سنہ ۱۹۰۰ع

مصرع شد بپا طوفان نوح دنیا و شب تاریخ
سنہ ۱۳۲۱ھ

مصرع زبان ہر تحفہ بیان نیا کلام نادر کلیم کا
سنہ ۱۳۱۳ھ

مصرع جوہر تیغ زبانِ اردو
سنہ ۱۸۹۵ع

مصرع جدید این چشمۂ آبِ حیات است
سنہ ۱۳۱۳ھ

مصرع نواب[53] دلیر شیر افگن ہم شد
سنہ ۱۳۱۳ھ

مصرع ہند مین قحطِ عظیم آیا آہ
سنہ ۱۳۱۴ھ

مصرع ہوگئی رخصت بڑی لڑکی[55] کا گونا ہوگیا
سمبت ۱۹۵۳

مصرع ہو زیبا باغ[57] پر ماشداور سپی بال شرما یال
سمبت ۱۹۵۵

مصرع ماہ من خلوت باہ فروری بی اے گشت
سنہ ۱۹۰۰ع

مصرع وزارت ملی شاد شاداب ہوا
سنہ ۱۳۱۹ھ

مصرع کشمیر غرق آب ہوا آہ آہ آہ
سنہ ۱۹۰۳ع

۵۱ در لکھنؤ ۱۲ ۵۲ درگودام شمرآباد ۱۲ ۵۳ ہزہائنیس والی رام پور ۱۲ ۵۴ لطیف تخلص شاعر ۱۲ ۵۵ دختر بابو درگا پرشاد صاحب ۱۲ ۵۶ در شمرآباد ۱۲ ۵۷ اسٹیشن ریلوے تام گنج ۱۲

مصرع ورود[۵۱] سلیمان و سلطان[۵۲] خاقان
سنہ ۱۳۲۱ھ

مصرع کھینس گیا رہزن طامع نہ بچا رام علام
سنہ ۱۹۰۳ء

مطلع کر صفحہ خاک پر تھی نفر نظر

اضافہ	۳۹	۳۸
	۱۹	۱۹
لہذا	۱۹	۱۹

مصرع ہو تقیدوں کے لیے سنگ رہبری
سنہ ۱۹۰۴ء

مصرع مبارک غسل صحت باد الٰہی
سنہ ۱۹۰۴ء

مصرع فتح جاپان و شکست روس گرچہ بود بجیب
سنہ ۱۹۰۵ء

مصرع منصف عدل گستر ثانی[۵۳] بار روم شد
سنہ ۱۹۰۶ء

مصرع نوروز بگشت در زمستان حاجی اللہ اللہ
سنہ ۱۹۰۷ء

مصرع فتح ہے[۵۴] منگل کے دن پانچویں شعبان کو
سنہ ۱۳۲۵ھ

مصرع خطاب نائٹ[۵۵] کا راجہ صاحب مبارک شد بہم
سنہ ۱۹۰۹ء

مصرع دو قیصر میں یکجا مدارستارا جنکا ہند ی مین
سنہ ۱۹۱۰ء

مصرع نکھنا بہ گھر منید کی چھڑی قی ریشے بیا
سنہ ۱۹۰۳ء

مصرع عیش اب دور ہوئی دست اجل نے چھوڑا
سنہ ۱۳۲۲ھ

دونوں طرف اس صفحہ پر انگریزی ہے

مصرع حاجیہ سلطان جہان بیگم حضور
سنہ ۱۳۲۲ھ

مصرع برف باری وہوائی تند وگرانہ لرزلہ
سنہ ۱۳۲۳ھ

مصرع دوا کا پرشاد کا پختہ کنوان نایاب ہے
سمبت ۱۹۶۳

مصرع حبیب قیصر عالم پناہم شاہ کابل شد
سنہ ۱۳۲۴ھ

مصرع اگر ہے چاہ دل سے آب کوثر کی دھراو
سنہ ۱۳۲۵ھ

مصرع روزہ کی دھن میں چلا رفیق زنگیان اُٹھا دینا
سنہ ۱۳۲۶ھ

مصرع بر زمین یکہ تا زمن افتاد
سنہ ۱۳۲۹ھ

مصرع شاہ جم جاہ کی آقتیشویں ہے سالگرہ
سنہ ۱۳۳۰ھ

۵۱ ہمشیرہ خواہر زادگان مورخ ۱۲ ۵۲ والیہ بھوپال ۵۳ یعنی کمرہ دکیلان ۱۲
۵۴ مقدمہ برادر کے صاحب ۱۲ ۵۵ یعنی راجہ تصدق رسول خان صاحب ۱۲
۵۶ والی حیدرآباد دکن یعنی میر محبوب علی خان بہادر ۱۲

مصرع شدہ دراریخ عزل زار روس از سلطنت جاہی
سنہ ۱۹۱۷ء
(مصرع) نواب کے فرزندون کو گر پڑے شب بیز سے
سنہ ۱۳۳۵ھ

مصرع مبارک غسل صحت باد نواب
سنہ ۱۹۱۷ء
مصرع شاہ حجاز اکنون شریف مکہ اہل دین حسین
سنہ ۱۳۳۵ھ

مصرع عبدالعزیز[۵۱] سید ہین خان بہادر امسال
سنہ ۱۳۳۵ھ
مصرع احسن عباس ہوئے فضل خدا سے بی۔ اے ایلچی
سنہ ۱۹۱۷ء

مصرع نائب ہیضہ ہوئے ہین آجکل نزلہ بخار
سنہ ۱۹۱۸ء
مصرع در فروری سلطان ترکی[۵۲] از جہان شد بود نہ
سنہ ۱۹۱۸ء

مصرع بزم صحت سعد باد اقبال امام ناصر حسین[۵۳]
سنہ ۱۳۳۶ھ
مصرع شدت ہیضہ وگرما جان سوز
سنہ ۱۹۱۸ء

مطلع

آخر سال آئے تینون پلید
آہ نزلہ بخار قحط شدید
سنہ ۱۳۳۶ھ

مصرع جسٹس محبت قوم در بے بہا عبدالرؤف
سنہ ۱۳۳۶ھ
مصرع بیان کلام بیر روشن ضمیر پاک و بلیغ نادر
۱۹۱۳ ۵۷ ۱۹۷۰ سمت ۱۳۳۲ھ

شعر

جعفر بگفتہ در سنین ہجریہ تاریخ وصل
سنہ ۱۳۳۷ھ
بادا ہمایون صلح[۵۴] یوم دوم[۵۵] باششم صفر
سنہ ۱۳۳۷ھ

شعر

فتح کے روز مبارک یہ خطاب
شاہ جارج ہین اب اسکندر بخت
۵۹۱ سنہ ۱۹۱۹ء سنہ ۱۳۳۷ھ

[۵۱] تحصیلدار پنشنر رئیس صمدپور ۱۲ [۵۲] یعنی سلطان عبدالحمید خان مرحوم ۱۲
[۵۳] جناب مجتہد العصر ۱۲ [۵۴] صلح از جرمن

مصرع اول جشن فتح قیصر ہند
سنہ ۱۳۳۷ھ

مصرع جارج شہا فتح خداداد مبارک
سنہ ۱۹۱۹ء

مطلع غالب مرحوم باندک تصرف

بے نیازی حد سے گزری آہ قبلہ کیتاک
۱۰۲۴

ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا
۸۹۵

سنہ ۱۹۱۹ء

مصرع ازاین دہر شد وائے دور خلافت
سنہ ۱۳۳۸ھ
۵۸۲
سنہ ۱۹۲۰ء

مصرع حاجیہ زائرہ خواہر رسید
سنہ ۱۳۳۸ھ

مطلع سلطنت ترکی

ابتدا و انتہا تاریخ ترکان رابدان
بدو عثمانیہ سنہ ۶۸۹ھ پس اضلال عثمانیہ خوان سنہ ۱۳۳۹ھ

مصرع استاد - دہن سگ بلقمہ دوختہ به
سنہ ۱۳۳۹ھ

مصرع ہوا گرم موذی دہی از ہر دو دار
سنہ ۱۹۲۱ء

باب سوم

تواریخ انتقال

تاریخ انتقال نواب آصف الدولہ بہادر مرحوم تخرجہ از لفظ
مشرجیب ۱۲۱۲ یافتہ بود کہ ناگوار طبع شد بعدہ چنین نظم کردم

شکر حق بخش امامت بھی ہوئی ہے جعفر
پوچھا آصف نے نکیرین نے کتنے ہیں امام

دل شیطان لعین ہو گیا پارہ پارہ
کہا سیار نے پھر ایک سے بارہ بارہ
۲۶ ۴۰۴ ۱۵ ۱۲۶ ۶۰ ۲۰۵ ۲۰۱
سنہ ۱۲۱۲ھ

قطعہ

پنجشنبہ بُد و بستم شوال بہر د
بس فصیحان جہان بستہ زبان میگویند

شہر و ناظم استادیم سخن ہائے انیس
سید و ذاکر اولاد علی وائے انیس
سنہ ۱۲۹۱ھ

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ
سنہ ۱۸۷۵ء

قطعہ

از نسل ملا ہاشم شیرازی نشان بود
تاریخ سہ شنبہ بی ام ماہ عزا جلوہ نمود

استاد کل در مرثیہ گویان و شاگرد ضمیر
وی نوحہ خوان سبط احمد آہ کامل فن دبیر
سنہ ۱۲۹۲ھ

قطعہ برائے طبیب نامی لکھنؤ

زحشم رخسارۂ نشتہ آخر کار — سرمایۂ عمر خویش با مرگ سپرد
در ماہِ صیام با ہزاران آلام — فخرِ حکما ہائے محمّد جی مُرد
۱۳۱۴ھ

جنابِ سیّد احمد خان صاحب عارف جنگ سی ایس آئی بانی علیگڈھ کالج

بانی کالج علی گڈھ آہ — بستم و ہشت مارچ شد ز جہان
چون فراموش باشد از دلِ قوم — غم جانکاہ سیّد احمد خان
۱۸۹۸ء

مطلع

رفت آن مصلحِ قومی دل و جانم افسرد — بود بست و ہشت مارچ سیّد احمد حیف مرد
۱۸۹۸ء

قطعہ

صائمہ امجد علی کی خادمہ بی دولتی — ہو گئیں ماہ مبارک میں وہ ان سے جدا
مصرعِ تاریخ رحلت اسطرح موزون ہوا — شب[1] نوین ساعت نوین ہائے مہینہ بھی نوان
۱۳۱۵ھ

پسرِ جوان ناکدخدائے برادر سلطان میرزا صاحب دہلوی فرخ میرزا نام

(برائے کتبۂ قبر)

درین خلوت سرا در خواب نازست — سعیدِ خوش جمالے نا مُرادے
قلم بنگاشتہ بر لوحِ قبرش — مزارِ نوجوان فرخ نژادے
۱۳۱۶ھ

[1] یعنی شب نہم ماہ صیام کہ ماہ نہم ست بنواخت سہ ساعت بالائے نیم شب کہ ساعت نہ بود ۱۱

میرزا راحت علی بیگ صاحب ناظر کلکٹری فتحگڈھ

درین دار محن راحت علی بیگ	زوجع صدر تکلیفے کشیدند
سنہ ۱۳۱۸ھ	سنہ ۱۳۱۸ھ
شب ہشت محرم آہ بودہ	بفردوس برین راحت گزیدند
سنہ ۱۳۱۸ھ	سنہ ۱۳۱۸ھ

قطعہ جناب امیر احمد صاحب امیر مینائی

مٹی پائی دکن مین جاکر	اوس خاک کا تھا خمیر افسوس
تھا کشور نظم تجھ سے آباد	سلطان سخن امیر افسوس
	سنہ ۱۳۱۸ھ

تواریخ انتقال ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کوئن وکٹوریہ یکم شوال سنہ ۱۳۱۸ھ بنواخت ہفت ساعت شش منٹ بعد غروب آفتاب

سُنا گیا سبب موت فالج پیری	فوری	کسی بشر کی نہ تدبیر کچھ چلی افسوس
معظمہ ملکہ عادلہ خدا آگاہ		صمیم قلب سے کرتے ہین ہم سبھی افسوس
ہوئی ہمارے لئے شام عید ہجر کی رات		بدل گئی غم جانکاہ سے خوشی افسوس
اِس انقلاب کا شاہد ہے مصرع تاریخ		جنان مین قیصرہ نے شب کو عید کی افسوس
		سنہ ۱۳۱۸ھ

ایضاً

شورلیست در ارض و سما نالافت ہر شاہ و گدا	رفتہ ازین دار فنا ملکہ کوئن وکٹوریہ
عیسی مسیحا بر فلک جعفر بگو یہ بر سمک	شب بود و بست و دو سنہ شنبہ جنوری در قیصرہ
	سنہ ۱۹۰۱ع

سلہ وجع ہجر یک جسم سست کر بسلورن ہم لظم میلفاتیل جمعہ دلماہ وکلمہ دغیرہم ۱۲

قطعہ تاریخ انتقال میر نفیس مرحوم

ذاکرِ شاہِ زمن سلطانِ اقلیمِ سخن — رفت از دارِ کثیف و یافتہ جائے نفیس
اے خوشا طالع کہ رضوان گفت تاریخِ ورود — رونقِ بزمِ ارم شد از قدمہائے نفیس

سنہ ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ انتقال زوجہ جناب ڈپٹی محمد یوسف صاحب

مشو رنجہ کہ آئینِ جہان اکثر چنین باشد — اگر ہمخوابۂ محبوبہ ات بگذشت دنیارا
دمی در قصۂ ہمنام خود غافل نمی بینی — فلک از دامنِ یوسف جدا سازد زلیخارا

سنہ ۱۳۱۰ھ

قطعہ حضرت امیر عبدالرحمن خان بہادر

کانٹوں کو دیے خار تو پھولوں کو گل انصاف کیا
تھا گلشنِ سرحد کا چہکتا بلبلِ کابل دانا
ہر سال شہِ ہند سے لاکھوں لے کر افسوس افسوس
عبدالرحمن خان امیرِ کابل گیتی سے گیا

سنہ ۱۹۰۱ء

قطعہ تاریخ خادمہ قدیمہ نرگس نام

آن جہاندیدہ ضعیفہ خادمہ بیمار زار — ماہکِ دیرینہ روزی ما برفتہ در جنان
بلبلِ طبعم بہجرش نالۂ سوزان کشید — نرگسِ بیمار پنہان شد ز گلزارِ جہان

سنہ ۱۳۱۹ھ

سال ازمعتبرین شنیدم کہ نام تاریخی جنابِ مشفق رشتین فضلی خورشید علی بود ۱۲
سنہ ۱۲۳۰

قطعہ تاریخ راجہ سید باقر علیخان صاحب آف کوٹاہہ

جب آیا حکم قضائے مبرم خیالِ عصیان سے دل تھا پُرغم برنہم
مدد کو آئے رسولؐ اکرم انہی بھی ہین ساتھ جو وصی ہین
نبی ہے تاریخ دیکھی ناظر ہوا ہے راجہ کا نام ظاہر
گئی ہے کیا پاک روح باقر ادھر محمدؐ اودھر علیؑ ہین

۱۳۱۹ھ

قطعہ انتقال

پنہان ہین مہر و ماہ زمانہ سیاہ ہے
جعفر کی آنکھین ڈھونڈھ رہی ہین کیدھر گئے

سایہ ہمارے سر سے بزرگون کا اُٹھ گیا
کل سرپرست اب سفرِ خُلد کر گئے

پاکیزہ خو فرشتہ صفت موسوی نژاد
دو نورِ عین حضرت خیر البشر گئے

دہ ساتوین کی صبح کو یہ چودھوین کی شب
سینتیس دن مین دونون خجستہ سیر گئے

چھوٹی پھوپھی سے شہر عزا مین اجل ملی
چھوٹے چچا صفر کے مہینہ مین مر گئے

۱۳۲۱ھ ۔ ۱۳۲۱ھ

جج پنشنر ہائیکورٹ

جانشین و پسرِ ثانیِ سید احمد
روزِ آدینہ سفر کرد بحکمِ معبود

کلکِ جعفر پئے تاریخ وفاتش بنوشت
نہمِ ماہ صفر رحلتِ سید محمود

۱۳۲۱ھ

انتقال راجہ محمد امیر حسن خان

۵۸۲ ۱۳۲۱ھ
۱۹۰۳ء

کیا سوال یہ رضوان سے آج جعفر نے	کہاں وہ مہر ریاست فلک اساس گئے
ملا جواب کہ غافل تجھے نہیں معلوم	امیر خلد مکین ہیں حسن کے پاس گئے ۱۳۲۱ھ

ایضاً

شیعۂ متقی و حاجی و زائر با فہم ۱۳۲۱ھ	قدر دان شرفا اہل کرم پاک نژاد ۱۳۲۱ھ
رفتہ روز دوم از ماہ ربیع اول ۱۳۲۱ھ	در گلستان ارم راجہ محمود آباد ۱۳۲۱ھ

قطعہ تاریخ انتقال بلبل ہندوستان فصیح الملک نواب میرزا داغ دہلوی

داغ نواب میرزا دیکھا ۱۳۲۲ھ	اب ملاقات ظاہری ہوئی ختم
چل بسا خوش بیان رنگین طبع	حاجی اردو کی شاعری ہوئی ختم ۱۹۰۵ء

ایضاً

صد حیف یوم اربع و ذی حجہ بود ۱۳۲۲ھ	صاحب نصیب حاجی عالیمکان برفت
ہندو و یہ رہین و مسلمان فغان کنند	ہان بمیثال ۵۸۳ ۵۶ بلبل ہندوستان برفت ۱۳۲۲ھ

۵۸۳
۱۹۰۵ء
۵۶
سنہ ۱۹۶۱

قطعہ فرمایشی

آن ہم طریق سید احمد نسل خیر المرسلین — وان سرپرست کالج شہر علیگڈھ بالیقین
رفتند در ماہ ستمبر از جہان بے وفا — شیدا و خیر اندیش قوم آہ زین العابدین

سنہ ۱۹۰۵ء

سیّد ساکن کانپور

میانِ قبر ہراسان تھے زائر شبیر — مدد کو آگئے اُس تیرہ خاکدان میں علیؑ
وہ دونوں خادم و مخدوم اب کہان ہین سُنو — علی کے پاس تصدق علی جنان مین علی

سنہ ۱۳۲۳ھ

قطعہ فرمایشی انتقال میرزا وقار علی صاحب مرحوم

اینجا زبحث و حجت ناحق چہ فائدہ — در باب عز و شان وصی نبی من
آنجا برو ز چشم حقیقت نگاہ کن — حق جو ببین بخلد وقار علیؑ من

سنہ ۱۳۲۴ھ

قطعہ تاریخ انتقال محمد ادریس وکیل پسر محمد اسمعیل صاحب وکیل ذبیح تخلص

ذبیح خستہ جگر رفت محمد اسمعیل — ہے اشک ریز کہ جان باختہ کا دل ٹوٹا
ہزار حیف کہ دنیا سے چل بسا ادریس — ضعیف باپ سے فرزند نوجوان چھوٹا

سنہ ۱۹۰۷ء

سلہ یکے از دوستان معزز کہ مورخ و شاعر فارسی اند فرمودہ بودند ث وقار علی آہ از دہر رفتہ

سنہ ۱۳۲۴ھ

ازانجا کہ درین مصرعہ پہلو سے ذم بود بطرز دیگر گفتم ۱۲

تاریخ وفات محسن الملک

(قطعہ ذوقافیتین)

مقبول کل مصلح کل تابع سید یکرنگ ۱۳۱۵ ف	نسل پاک نبوی فخر زمن وائے برفت ۱۹۰۷ء
ذی کرم سید ما مہدی علیخان نواب سمت ۱۹۶۴	محسن الملک ازین دار کہن ہائے برفت ۱۳۲۵ھ

ملازم قدیم

ہے گلستان جہان میں بے ثبات آیا ایک پھول	چل گئی باد خزان جسپر وہی مرجھا گیا
رات کو ہیضے سے مر باعث شادو نمکخوار قدیم	باغبان مجھکو یکایک مثل گل کھلا گیا ۱۹۰۸ء

شاگرد برق

مشفق و مہربان کل احباب	آن سخنگوے کہنہ سال بمرد
گفت تاریخ رحلتش جعفر	ہائے ضامن علی جلال بمرد ۱۳۲۶ھ

قطعہ تاریخ انتقال حضرت قیصر ایڈورڈ ہفتم

از گردش گردون دون منحوس گشتہ ذو ذنب	صاحبقران ایڈورڈ ہفتم فخر اسکندر نماند
در دور شاہ معنوی جعفر چنین تاریخ گفت	از شدت شب جمعہ بہ شاش ملکی قیصر نماند ۱۹۱۰ء

ط در نظام سقوط حرف مدہ جائز ہست ۱۲

ایضاً

از قیصرِ ما فلک چہ بے ہنگی کرد — ہم طائرِ روح وے بد آہنگی کرد
۱۱۵۶ — ۸۱۱

آن سینہ کہ عالمی دران می گنجید — اے وائے ز بہر یک نفس تنگی کرد
۴۴ — ۱۱۶۶

۱۹۱۱ء

تاریخ انتقال جناب شیخ محفوظ حسین صاحب والد جناب شیخ الطاف حسین صاحب

آجَلٌ مَّوْعُوْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ
۱۳۲۹ھ

تھی لیل خمیس ساتوین ماہ صفر — دنیا سے گیا خادم شاہِ کونین
جعفر تاریخ و نام بھی لکھو صاف — ما بین لحد ہے آہ محفوظ حسین
۱۹۱۰ء — ۱۳۲۸ھ

تَنَوَّرَ اللّٰہُ تُرْبَتَہٗ
۱۳۲۹ھ

محب آل یسین نسلِ تیمور — قدیم الوضع صافی دل نکو راے
امین و منتظم سب بے لوث حاکم — شفیق من سکندر قدر صدر والے
۱۳۲۹ھ

اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ
۱۳۲۹ھ

در نوزدہ شوال و لیل جمعہ آن دانا فہیم — عیسیٰ نفس حاجی کعبہ یافتہ باغ نعیم[1]
گویند اہل لکھنؤ صبح و مسا در ہجر اش — عبد العزیز از دہر رفتہ آہ آن کامل حکیم
۱۳۲۹ھ

[1] این تاریخ از کلام فیضی اخذ نمودہ ام ۱۲ [2] باغ موسومہ نعیم در لکھنؤ ہم ہست کہ دران دفن شدند ۱۲

قطعہ

پرسیدم از دل حال الطاف حسین	کان نکتہ سنج و ثانی عالی کجا
گفتا دل من در دسمبری و یک	ماضی بگشتہ در جہان حالی کجا
	۱۹۱۴ء

قطعہ

تنگی دم سے شکستہ ہوگیا تار نفس	فروری انیسوین کو چل بسے محبوب ہند
شور ماتم ہو بپا کہتے ہیں جعفر خاص و عام	آہ فخر الملک مسٹر گوکھلے محبوب ہند
	۱۹۱۵ء

خواجہ غلام الثقلین صاحب وکیل

نسل انصار و محب اسلام	رفت دنیسر و بپا شور و شین
گفتم از بہر وفات خواجہ	بزمین جائے غلام الثقلین
	۱۹۱۵ء

رئیس دھرم پور ضلع بلند شہر

فیاض دل خجستہ سیر نیکخو رئیس	در سال حال رخت سفر بست زین جہان
تاریخ گفت جعفر احقر بعیسوی	عبدالشکور خان بشد راہی جنان
	۱۹۱۵ء

رئیس کڑا مانک پور ضلع الہ آباد

مانند زیر آسمان تا دورہ ہشتاد و ہشت	پاکیزہ طینت صاف دل روشن خیال نیک ذات
در سال حال آن خان با دین سبز نج نیشتر	سید فرید الدین احمد از جہان رفتند ہائے
	۱۳۳۳ھ

قطعہ

نسلِ زیدی ذی شرف مقبول ربِّ آلِ علی
سمبت ۱۹۷۲
چاردہ ماہِ جمادِ آخرین آن نیک دل
۱۳۳۳ھ

اہلِ دین مؤمن مطیعِ شرعِ پاک از نقص و قبح
ف ۱۳۲۲
سیدم صادق بجنت سلخ اپریل جمعہ صبح
۱۹۱۵ء

وزیر جنگ انگلستان

غافل ذرا ہوشیار ہو کر دیدۂ عبرت سے دیکھ
نام و نشان سب مٹ گیا عالی ہمم وہ چل بسا
۱۳۳۴ھ

بحر کفن پانی کی چادر قعرِ دریا گور ہے
رکچنر کہ ڈوبی قضا موجِ طوفان میں شور ہے
۲۶۳
۲۱۸۹
۲۶۳
۱۹۱۶ء

فرمائش از لکھنؤ

عید کا چاند ہوا ماہِ عزائے شبیر
کیوں نہ ہوں میر علی مرگِ تقی میں گریاں

گر پڑا کوہِ الم شیشۂ دل ٹوٹ گیا
پدرِ پیر سے فرزند جوان چھوٹ گیا
۱۳۳۴ھ

ہیچ پیشتر یافتہ

بدہ اپریل و نوزدہ پنجشنبہ
زمانہ شناس و ادیب و متقن

کہ ناگاہ رفتی سوئے اصل حاکم
کرامت حسین ہائے اے نسل کاظم
۱۹۱۶ء

سید علی محمد صاحب عارف مرحوم

آلِ پاک نفیس و میر انیس
سینہ زن دستِ غم سے ہے جعفر

رونقِ بزمِ پنجتن نہ رہا
آہ وہ عارفِ سخن نہ رہا
۱۳۳۴ھ

مرزا محمد جعفر صاحب اوج

جعفر بہین اعزاز مداح شہنشاہ زمن — ہمراہ آن شاہ سخن چون ملائک فوج فوج

ماہ جمادی آخرین بودہ شب بست و ششم — شد زیب ایوان ارم مرزا محمد جعفر اوج

۱۳۳۵ھ

نہال فاطمہ دختر سید نظیم حسین صاحب

گلشن دنیا پئے نخل قدش موزون نبود — زین سبب رفتہ بباغ خلد آل فاطمہ

حوریان گفتند تاریخ ورود سیدہ — در گلستان ارم موزون نہال فاطمہ

۱۳۳۶ھ

جناب سید عبداللہ صاحب عم جناب مولوی سید مقبول احمد صاحب

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

۱۳۳۶ھ

ایضاً

در ربیع آخرین و سیزدہ یکشنبہ شب — عم مقبول خدا آگاہ اہل خلد شد

بہر تاریخ وفاتش خامۂ جعفر نگاشت — سید علامہ عبداللہ اہل خلد شد

۱۳۳۶ھ

قتل شہنشاہ روس

مظلوم و بیکس فرقہ یاد دارد تاکنون — ظلم و تحقیر آنچہ شد بر شہنشاہ طوس

عبرت فزا این سانحہ گشتہ کہ از ضرب تفنگ — وسط شنبہ شانزدہ جولائی قتل زار روس

۱۹۱۸ع

عاشق شریفنا مات رشیدا

۱۹۱۸ء

آن ثنا خوان شاہِ تشنہ دہن
نوحہ خوان ست شہیدِ گویٔ

دست از زندگی کشید ابوا
دل و جانِ سخن رشید ابوا

۱۳۳۶ھ

ساکن شمس آباد

چاردہ پنجشنبہ ماہِ سوم
پسرش بر مزارِ او ذاکر

دفن شد تیز عقل ما قاضی
بتمام آہ ذوالفقار علی

۱۳۳۷ھ

آقائے صدر رحمہ

آن حجۃ الاسلام دآن عالمی نفس معجز کلام
رکن رکین مذہبِ شیعہ عراقی موسوی
اعلم العلمِ مصطفیٰ افضل الفضل و اقتدا
در شہر پنجم بست و دوم فروری و سیزدہ
گفتند تاریخ ورودش قدسیانِ نہ فلک

[illegible] ۱۳۳۸ [illegible]

صدر التقی کہف الوری عالی مکان آقائے صدر
ہمنامِ اسمٰعیل یکتائے زمان آقائے صدر
اتقی بورع و اہتدی فخرِ جہان آقائے صدر
رفتہ ز ارضِ کربلا سوئے جنان آقائے صدر
سید جنابِ مجتہد عرش آشیان آقائے صدر

۵۸۳

۱۳۳۹ھ

۱۹۲۰ء

سلہ ذاکر علی نام ۱۲

جناب راجہ درگا پرشاد صاحب مہر تعلقہ دار اودھ رئیس قصبہ سندیلہ

آن ضیا بخش دیدۂ مردم — ہند را آفتاب روشن چہر
خوش خط و خوش کلام و خوش اخلاق — کس نبودہ چو او بزیر سپہر
گشت پنہان بست و سہ اپریل — درگا پرشاد راجہ صاحب مہر
گفت جعفر مقیم شمس آباد — بنڈیلہ بشد غروب مہر
سنہ ۱۹۲۰ء

قطعہ

فقیہ و پیشنماز ابن میرزا ہادی — فدائے نام امام رضا مطیع خدا
یہاں سے عید کی تیسویں کو اے جعفر — رضا کے پاس جناں میں گئے، غلام رضا
سنہ ۱۳۳۹ھ
بقید نام لکھی حسن علی کی فرمائش — بغور دیکھ لیں تاریخ تخرجہ ہے نیا

قطعہ انتقال مسٹر گنگا دھر تلک

ہنگام شب سی و سی ام جولائی رفتہ از جہان — سر دفتر قوم مرہٹہ بود او بے ریب و شک
گفتند دریا و ان ہندی و مسیحی حاجیم — دل پاک فخر ملک من صد ہائے گنگا دھر تلک
سنہ ۱۹۲۰ء
سمبت ۱۹۷۷

قطعہ

بہ مشہد آقائے شریعت میرزائے من — علی را بندہ و مولائے فخر عالمان ازی
بحق واصل بشد امسال تاریخش بگو جعفر — جنان آباد باب علم فتح اللہ شیرازی
سنہ ۱۳۳۹ھ

تاریخ انتقال پسر جوان و ناکتخدائے سید مفضل حسین صاحب ثابت

از طرف وشان

ہوگیا ثابت پسر کے غم میں وہ ہر اشک تر جب
جب بندھا سہرا جنازہ پر تو میں دیوانہ تھا

دل جلی ماں تھی مفضل کی وہاں یوں شکوہ سنج
اے فلک کیا لائق شادی میرا دولھا نہ تھا

مصرع جناب ثابت باندک تغیر

۱۳۴۰
۱
۱۳۳۹ھ

ایضاً

یوسف گل پیرہن آل رسول زمن
سبز خط نوجوان جان و دل والدین

روز وفات علی شد ز جہان نامراد
ماہ جبین و حسین ہائے مفضل حسین

۱۳۳۹ھ

ذو بحرین و ذو قافیتین فرمائش اخبار اثنا عشری دہلوی

نیک نیت نیک طینت نیک خصال نیک دل
نوجوان آن ہم نصیب فاطمہ نسل نبی

وادریغا داغ فرقت بر دل شوہر بداد
طبع گفتا شد بجنت زوجہ حاتم علی

۱۳۳۹ھ
۵۸۲
۱۹۲۱ء

قطعہ تاریخ وفات منشی شمس الدین صاحب اعجاز رقم

مطبع میں اودھ کے نوکر تھے خطاط تھے صاحب جوہر تھے
جب سوئے عدم جمعہ کو گئے جولائی کی تھی بیسویں

احباب میں ہر دم صرف فغاں ہے مصرع جعفر ورد زبان
اعجاز رقم منشی تھے کامل آہ محمد شمس الدین

۱۹۲۱ء

سالہ مفضل حسین نام مرحوم ۱۲

اپریل ۱۹۲۱ عیسوی

حال ولیم شہ مکار چہ عبرت افزاست
۱۹۲۱ ع

مہری بر لب ٹیسی بحروف مدار
۱۳۳۹ ھ

شد ازین دار جہان بانو با جاہ دریغ
۱۹۲۱ ع

زوجۂ قیصر آوارہ وطن آہ دریغ
۱۹۲۱ ع

نواب بادشاہ دولہ صاحب رئیس کانپور

آہ غروب نجم وزارت
۱۹۲۱ ع

ایضاً

بہ کشش الف بہ تربت نواب کانپور
۱۳۴۰
۱
۱۳۳۹ ھ

رئیس ضلع ایٹہ

حیف نامی چودہری صاحب عزیز اللہ خان
۱۳۳۹ ھ

بلرام پور

سرگ باشی نام راجہ بھگوتی پرشاد سنگھ
۱۹۶۸ سمت

راجہ تصدق رسول خانصاحب تعلقہ دار اودھ

روز دوم ہشتم ماہ عزا
کرد جنان را بدل جان قبول

گفت سخنور پئے سال وصال | وصل زحق راحت تصدق رسول
۱۳۲۰ھ

ایضاً

بود از خاک الہ آباد فخر شاعران | صاحب ذوق سلیم آل رسول مشرقین
ساعت ۸ روز جمعہ در شش ماہ عزا | آہ مرد آن نکتہ سنج زندہ دل آل حسین
۱۳۲۰ھ

از این قبل شاعر دیگر کہ تحقیقش معلوم نیست (غالباً فائق لکھنوی)
ہم از لفظ خاص تاریخ گفتہ بود

در معارف شیخ سعدی | کہ در دریائے معنی بود غواص
۳ شوال و روز جمعہ رخش | بدان درگاہ رفت از روئے اخلاص
یکے پرسید سال فوت گفتم | زخاصان بود از آن تاریخ شد خاص
۶۹۱ھ

جعفر چنین عرض نمود در سنہ ۱۳۳۶ھ

شخصی لفظ خاص استخراج کردہ سال مرگ | بر طبع نافہمش کند دانائے اصلی را خفیف
۶۹۱ | ۱۳۳۶ھ
از بہر سعدی نکو یک مصرع و تاریخ دو | در جمعہ و شوال گو اے بلبل شیراز حیف
۶۹۱ھ | ۶۹۱ھ

نواب سید فضل علیخان بہادر وزیر ریاست لکھنؤ

مصرع ضیاء الملک عالی جاہ صد حیف
۱۲۴۵ھ

سال ۹ ہمزہ مستقل را یکعدد گرفتہ ام ۱۳

ولیعہد بہادر ریاست رامپور

مصرع - پژمردہ شدہ گل ریاست

۱۲۸۰ھ

مطلع

شہزادہ جہاں تھا جہان صاف ضمیر — تاریخ حسین شہ لب جنت دبیر

۱۲۸۳

ایضاً

ذات پاک بود ذاکر آل بشیر — شاگرد ضمیر بخشی کو آہ دبیر

۱۲۹۵ھ

والد مرحوم مؤرخ

قد خلوا الستاو مرامی فی فضیۃ ۵

۱۲۹۳ھ

مطلع

ماہ صفر کی بارھویں کو چل گئے دفن جہاں — نواب ضیاء الدین آل نبی حاکم شان

۱۲۹۴ھ

والی رامپور

مصرع کلب علی خان حاجی نواب فخر جنان

۱۳۰۴ھ

شاہ معزول ملک اودھ

مصرع۔ ظلِ حق واجد علی شہ در جنان زیب چمن
۱۸۸۷ء

مصرع۔ زوجۂ حق بین جعفر رونق افزا زجنان
۱۲۹۱ھ

ہمشیر عم زادۂ مؤرخ

مصرع۔ رفت ازین دارکہن جان کنیز عباس
۱۳۱۲ھ

والدہ مرحومہ مؤرخ

یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
۱۳۰۵ھ

مطلع بر قبر

جعفری بیگم رئیسہ یافتہ این خوابگاہ | بستم ماہ محرم صبح شنبہ آہ آہ
۱۳۰۵ھ

مصرع۔ پژمردہ دلم خواہر دل سوزم ہائے
۱۳۰۷ھ

عمہ صاحبہ

مصرع مرقدِ کلثوم بیگم حاجیہ ہم زائرہ
۱۳۰۷ھ

رئیس فرخ آباد

مصرع — انتقال ظفر حسین بگفت
سنہ ۱۸۹۶ع

مصرع — نوشاہ نامراد ز ارمان جوان حیف
سنہ ۱۳۱۰ھ

جناب جگو صاحب

مصرع — جلوہ افزائے ارم گردید و سید بو تراب
سنہ ۱۳۱۲ھ

رئیس فرخ آباد

مصرع — بجنت مر دارم رئیس ثانی
سنہ ۱۸۹۵ع

جناب مولوی جعفر علی صاحب مرحوم

وا حافظ وا قاری ۲
سنہ ۱۳۱۴ھ

مصرع — داخل جنت ہوا سلطان دین
سنہ ۱۳۱۴ھ

مصرع — حیف از جہان برفت محمد وکیل
سنہ ۱۳۱۵ھ

مصرع — خواہر دلسوز ما صدوا سے مُرد

سنہ ۱۳۱۵ھ

نواب شجاعت علی خان بہادر مرحوم

مصرع — شمع یکتائے لکھنؤ گل شد

سنہ ۱۳۱۶ھ

برادر تتمہ زاد

مصرع — حاجی آغا علی لحد مین سے گئے

سنہ ۱۳۱۶ھ

مصرع — گل ہوئی شمع وکالت خاک دامنگیر ہے

۱۸۹۹ع

جناب میر علی احمد صاحب

مصرع — آفتاب شمس آل یاد آه نہان در زمین

سنہ ۱۳۱۶ھ

نواب سید محمد علی خان مرحوم

مصرع — نواب جنت مین بسے سری ہوئی ویران ہاے

سنہ ۱۳۱۷ھ

زوجہ محمد یوسف صاحب

مصرع — وہی وقت تعین تھا نہانے کا بہانہ ہے

سنہ ۱۳۱۸ھ

مختار فرخ آباد

مصرع — جنت ہوئی سیرگاہ کرار حسین
سنہ ۱۳۱۹ھ

حکیم فیض آباد

مصرع — عاجز از موت شدہ وائے شفاء الدولہ
سنہ ۱۳۱۹ھ

پیری میں چھٹا جوان رعنا افسوس
سنہ ۱۳۱۹ھ

فرخ آباد

مصرع — عباس حسن حکیم شاعر ہیہات
سنہ ۱۳۲۱ھ

رامپور

مصرع — نواب حامد علی خان صاحب نجم آہ آہ
سنہ ۱۳۲۱ھ

حکیم محمد یوسف صاحب کانپور

مصرع — رفتہ ابو یوسف سر طبیبان جہان
سنہ ۱۳۲۲ھ

عمدہ نام مرحومہ بود
مصرع — کنیز عمدہ جدا شد بگاہ صوم ششم
سنہ ۱۳۲۲ھ

زوجۂ جناب برادر صاحب

مصرع: فاتحہ کے واسطے محتاج ہے سلطان دلھن
سنہ ۱۳۲۲ھ

رئیس لکھنؤ

مصرع: صد آہ میر محمد حسین خان صاحب
سنہ ۱۳۲۲ھ

مصرع: غروب بدر حسن چودھویں برس ہوئے آہ
سنہ ۱۹۰۵ء

لکھنؤ

مصرع: فریس سید و شاعر علی میان صد ہائے
سنہ ۱۳۲۲ھ

مصرع: در قصر علی بود قیام عابد ہمراہ حسین
سنہ ۱۳۲۳ھ

مصرع: مصطفٰی قبلہ من مجتہد العصر کجا
سنہ ۱۳۲۳ھ

مصرع: جنت میں ہیں حضور آرا[لہ] بیگم
سنہ ۱۹۰۶ء

مصرع: پھول تیجے میں کھلے کس شاخ گل کے آہ آہ
سنہ ۱۳۲۳ ہجری

لہ لقب مرحومہ دختر جناب نواب بڈھن صاحب رئیس لکھنؤ۔

مصرع	اندھیرا ہو گیا گھر بین قمر بیگم کا چہلم ہے ١٣٢٤ھ	
مصرع	حکیم فیض حسن پاس اب حسینؑ کے ہے ١٣٢٥ھ	
مصرع	ادریس مقیم گلشن جنت باد ١٣٢٥ھ	
مصرع	اٹھے دنیا سے سید مہدی ہندی قیامت ہے ١٣٢٥ھ	

رام پور

مصرع	نواب محمود علی خان آہ فخر دودمان ١٩٠٩ء	
مصرع	نزد عیسیٰ قیصر ہندوستان برفت ١٩١٠ء	
مصرع	رئیس شہر دہلی بود سلطان میرزا سید ١٣٢٨ھ	
مصرع	دلِ غم جانِ پدر یوسف ثانی افسوس ١٣٢٨ھ	

نتیجۂ جنگ طرابلس

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ٥ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ

١٣٢٩ھ

مصرع	ماہِ صفر بادم گشتہ زوالِ کمال[لہ] ١٣٢٩ھ	

لہ: سید مہدی علی کمال ولد سید ضامن علی جلال ۱۲

شاعر فرخ آباد

مصرع — رفت طاہر علی بسوئے ارم
۱۳۲۹ھ

والی دکن

مصرع — آہ افسوس نظام سادس
۱۳۲۹ھ

رامپور

مصرع — سلطان ارم حسن علی خان نواب
۱۳۲۹ھ

نواب جانی نام مرحوم بود

مصرع — بر فسردہ دل پدر این صدمۂ جانی رسید
۱۳۲۹ھ

مصرع — سید حسن سوئے ارم از مدینۂ علی برفت
۱۳۲۹ھ

خویش مولوی عبّاس حسین صاحب

مصرع — ہو گئے سید محمد راہی خلد برین
۱۳۲۹ھ

محمد محسن ذوالقدر بہادر

مصرع — شد خلد مکان آل محمد محسن
۱۳۳۰ھ

برادر سید اصغر جان فوٹوگرافر

مصرع — نقش تصویر ہیں سید کہ مصور نہ رہا
۱۹۱۲ء

شاہزادہ لکھنؤ

مصرع — بشد فردوس منزل میرزا امجد علی امسال
۱۳۳۱ھ

مصرع — قوت بازوے ما مہدی برفتہ آہ آہ
۱۳۳۱ھ

زوجۂ برخوردار سلیمان حسین

مصرع — رشک بلقیس سبا شد ز سلیمن صد آہ
۱۳۳۱ھ

مالک اخبار امامیہ لکھنؤ

مصرع — عابد علی بہشت مین ہے مصطفیٰ کے پاس
۱۳۳۱ھ

دختر برادر مؤرخ

مصرع — محرم ہشتم الوا جان عم جمعہ
۱۳۳۲ھ

مصرع — رفتہ نزد بو حنیفہ وائے شبلی از جہان
[illegible]

رئیس کانپور

مصرع — نواب ما والاحشم سید علی خان آہ آہ
[illegible]

رئیس کانپور میر نیاد حسین خان جاہ تخلص

مصرع — بجنت رفت نواب فلک جاہ
[illegible]

خلف نواب حسن صاحب

مصرع — نواب عالم شد ز عالم چارم شعبان بود
سنہ ۱۳۳۲ھ

خلف مولوی سید محمد ہارون صاحب

مصرع — بودہ چہ جوان خوب شبیر حسین
سنہ ۱۳۳۲ھ

برادر کلان مورخ

زینت بزم شہ کرب و بلا آہ بمرد
۱۳۳۴ھ

برادر جناب سید محمد ولی خان ملقب آغا نادر

سیدہ و زائر آلِ طاہر مطلع ہائے زیب جلد ۔ آغا نادر
۱۲۵۷ھ سال ولادت
۱۳۳۴ھ

مولوی فرمان علی صاحب

مصرع	نیکدل پیر فرمان علی شد از دہر سنہ ۱۳۳۲ھ	۲

مولوی نامی لکھنؤ

مصرع	حامی دین رضا علی صد آہ سنہ ۱۳۳۲ھ	

وکیل خورجہ

مصرع	شد در جنان باقر علی زینجا نومبر بست و پنج سنہ ۱۹۱۶ء	
مصرع	سہ غم دلسوز دحالا یک دل ہمشیرما[1] سنہ ۱۹۱۶ء	
مصرع	جانباز حاجی آہ شیخ الہند محمود الحسن سنہ ۱۳۳۹ھ	
مصرع	جعفر علیخان راجہ رشید ہوئے جنت مآب سنہ ۱۹۲۰ء	تنبیہ راجہ پنڈراول
مصرع	نواب باقر علی خان در ارم آباد شد سنہ ۱۹۲۱ء	
مصرع	در ارم سید سادات محمد ہارون سنہ ۱۳۳۹ھ	
مصرع	ہمدم اہل ولا شیخ جمال الدین حیف سنہ ۱۳۳۹ھ	
مصرع	زیب جنان ہین پاک لقب مرتضی حسین سنہ ۱۹۲۱ء	

[1] یعنی انتقال خورشید آرا بیگم ثریا بیگم دختران ناصر بعدہ انتقال نواب سکندر دولہ صاحب بہ ہمشیرہ ... سلطان بیگم ۱۲

مطلع

بماہ فروری آں صاحب مطبع دل آگہ رعد | کانپور | ابتدا مسال مثل برق ایوا رحمۃ اللہ رعد

سنہ ۱۹۲۱ء

مصرع | بارحم شرف الدین جسٹس سید من در جنان

سنہ ۱۹۲۱ء

مارہرہ

مصرع | ہائے آل پاک حافظ اہلدین عبد الجلیل

سنہ ۱۳۳۹ھ

ایضاً

مصرع | از اہل خلد سید عبد الجلیل حافظ

سنہ ۱۹۲۱ء

رئیس کابل و اردو ہندوستان اعظم خان بہادر

مصرع | لحد طفیل خان اعظم حیف

سنہ ۱۹۲۱ء

سندیلہ

مصرع | زیب جنان ہے چودھری نصرت علی والا ہم

سنہ ۱۳۳۹ھ

عالم جائسی

مصرع | سید ما نکو سیر خلد مکین علی جواد

سنہ ۱۳۳۹ھ

ایضاً

مصرع | نسل علی مرتضیٰ آہ سلی جواد من

سنہ ۱۹۲۰ء

تاریخ انتقال زوجۂ حاتم علی

نیک نیت نیک خصلت نیک طینت نیکدل	نوجوان آن ہم نصیبِ فاطمہ نسلِ نبی
وادریغا داغ فرقت بردلِ شوہر براد	طبع گفتا شد بجنت زوجۂ حاتم علی
	۵۸۲ ۱۳۳۹ھ

سنہ ۱۹۲۱ء

مطلع

پژمردہ دل ہیں ہجرِ پسر میں رضا حسین	زیبِ جنان ہیں پاک لقب مرتضیٰ حسین
	۱۹ ۱۰۴ ۶۵ ۱۵۵ ۶۸ ۱۵

سنہ ۱۹۲۱ء

اقتباس از دو آیۂ قرآنی

لَا تَقنَطُوا مِن رَّحمَۃِ اللّٰہِ ۵ اِنَّہٗ رَحِیمٌ وَّدُودٌ ۵

۳۱ ۵۶۶ ۹۰ ۲۵۳ ۶۶ ۵۶ ۲۵۸ ۲۰

سنہ ۱۳۴۰ھ

اَنَا رَا اللّٰہُ بُرھَانَہٗ

۵۸۱

سنہ ۱۹۲۱ء

مطلع

ببین بریسد شاعرِ عطائے راحم و مومن	گشتہ واصل اللہ اکبر بندۂ مومن
	۶۲۷ ۱۲۶ ۶۶ ۲۲۳ ۶۱ ۱۳۶

سنہ ۱۳۴۰ھ

مطلع

نمودہ در نہ ماہِ ستمبر زندگی را قصر	بجودہ شاعرِ ہندوستان البرسان العصر
	۱۹ ۵۷ ۵۶۲ ۲۲۳ ۵۵۲

سنہ ۱۹۲۱ء

ایضاً

وفاتیکش در عمر ہفتاد و پنج — روان شد بماہ عزا از جہان

کنون ہست نزد جناب حسین — سخن سنج اکبر مقیم جنان

۴۲۳ ۱۲۳ ۱۹۰ ۱۰۴

سنہ ۱۳۴۰ھ

ایضاً

ز شش ماہ عزا روز جمعہ صاف دل سید — ز جہان بین آل اکبر زیبا پیرایان جنان گشتند

سنہ ۱۳۴۰ھ — سنہ ۱۳۴۰ھ

ز ہمانا سادس شہر عزا و عصر و ہم جمعہ — حق آگاہ آل طٰہ اکبرم زیب جنان گشتند

۹۷ ۱۲۵ ۶۹۵۰۵ ۶۳۲۰۶ ۴۵ ۱۱۸ — ۱۳۵ ۴۵ ۲۶۳ ۱۹ ۱۰۴ ۶۶۴

سنہ ۱۳۴۰ھ — سنہ ۱۳۴۰ھ

بمایان عیسی گردون نشین در طرزِ نو گفتہ — نہم ساعت نہم روز و نہم مہ از جہان گشتند

۱۰۴ ۱۵۰ ۲۸۰ ۴۱۰ ۳۰۴ ۲۱۶ ۵۶ ۵۰ — ۹۵ ۲۳۱ ۹۵ ۲۱۳ ۶ ۹۵ ۸۴۵ ۵۹ ۶۶۴

سنہ ۱۹۲۱ء — سنہ ۱۹۲۱ء

تاریخ انتقال نواب ولایت حسین خان عرف سلطان دولہ نبیرہ فرخ آباد از جہاں نگشت

شد در محرم نوزدہ یوم الخمیس — از لطف غفار دو عالم زیب خلد

گفتیم تاریخ وفاتش حاجیا — سلطان دولہ در محرم زیب خلد

۱۵۰ ۴۵ ۴۹۲ ۱۹ ۶۳۴

سنہ ۱۳۴۰ھ

تاریخ انتقال شوکت جہان بیگم دختر عزیزی سید حسن سلمہ

بیست و چہارم شہر عزا و روز شنبہ — نہان شد و چہ شاہین افسوس دفن

بمرگ دختر سید حسن گفتم چنین جعفر — علیمہ زیبدان شوکت جہان بیگم جنان مسکن

سنہ ۱۳۴۰ھ

تاریخ انتقال نبو نقارچی

مطلع

سامان سب چھوڑا یہاں تنہا ہی سدھارا ہاں | ہر سو بجی نوبت بج گئی نبو کا نقارا کہاں
۴۶ ۲۵۲ ۲۱ ۵۸ ۴۰۵ ۲۵۸ ۴۴۰
سنہ ۱۳۴۰ھ

دو مرنے کی نوبت آگئی نبو کا نقارہ کہاں
سنہ ۱۳۴۰ھ

قطعہ تاریخ انتقال سید ظہور الحسن صاحب رئیس قصبہ بہانی حسب فرمائش

عزیزی سید احمد حسین صاحب رئیس قصبہ بہانی محلہ نظام پور ضلع ہردوئی

یوم انتیس ماہ ستمبر بست و نہ | سید بخلد رفتہ و تازہ حیات یافت
در فرقت ظہور حسن حاجیا بگو | آن شیر دل رئیس بہانی وفات یافت
۵۱ ۵۴۴ ۲۸۰ ۶۸ ۹۶۸
۱۹۲۹ء

ایضاً

جعفر مآل میر ظہور الحسن شنو | از بو الحسن چہ یوسف ثانی بیافتہ
در ماہ رنج و غم بطفیل حسن حسین | قصر جنان رئیس بہانی بیافتہ
۴۹۴ ۳۴۸ ۴۹۸
سنہ ۱۳۴۸ھ

حسب فرمائش مطبع اثنا عشری دہلی

محب آل عبا سید رفیع القدر | برفت دوم شہر صفر ز دار کہن
الٰہی از پے ارواج چاردہ معصوم | عطا حسین مورخ بود جنان مسکن
سنہ ۱۳۴۸ھ

قطعہ تاریخ انتقال جناب سید رضی الدین صاحب اعلی اللہ مقامہ ساکن جون پور

آل یسین افتخار جون پور — نایب صدر الواعظین زوار شاہ
سوم ماہ صفر رحلت نمود — مولوی قبلہ رضی الدین آہ

سنہ ۱۳۲۱ھ

حسب فرمایش مطبع اثنا عشری دہلی

پنجم ماہ صفر وقت سحر — شور برپاست زمہ تا ماہی
عاشق شاہ نجف آل نبی — شد جہان شاد جنت راہی

۱۳۲۱ھ

تاریخ انتقال جناب سید محمد حیدر صاحب المتخلص بہ شمیم حسب فرمایش اخبار اثنا عشری

زین قصبہ جرول ملک سیرت فلک رفعت — سخن سنج و سخن دان و سخن فہم و سخن پیرایے
ازین کہنہ سرا آل نبی رخت سفر بستہ — ہم اسم حیدر زمہدی شمیم نکتہ یاب یولے

سنہ ۱۳۲۱ھ

تاریخ انتقال مولوی احمد رضا صاحب خان عالم ساکن بریلی حسب فرمایش جناب چودھری عبد الحمید خان صاحب رئیس قصبہ سہاور ضلع ایٹہ

قطعہ ذو قافیتین ذو بحرین ذو تاریخین

خان علامہ بزرگ با خدا و مولوی — مسلمون کے پیشوا و رہنما سے ترو حقی

ہان صفر چھبیسویں جمعہ کے دن عیسیٰ نفس
واصل حق ہوگئے احمد رضا کیا متقی
۱۳۴۰ ۵۸۱
۵۸۱ سنہ ۱۹۲۱ء

قطعہ

بود بسلک قادریہ سالک این مقتدی
حاجی و قاری فاضل یکتا بزرگ با خدا
شد از جہان در ماہ اکتوبر بیست و ہشتمین
ممدوح عالم آہ مفتی مولوی احمد رضا
سنہ ۱۹۲۱ء

حسب فرمایش جناب شیخ ہدایت حسن صاحب بیرسٹرایٹ لا کان پور

بنتقل خلد آرام گاہ
سنہ ۱۳۴۰ھ

قطعۂ تاریخ انتقال جناب مولوی سید مقبول احمد صاحب محدث و واعظ دہلوی

آن امر آل ہدی رونق دہ بزم عزا
زان جامی دین صاحب تفسیر قرآن خوش بیان
اثنا عشر ماہ ربیع اولین یوم الاحد
مقبول احمد مولوی حاجی برفتہ در جنان
سنہ ۱۳۴۰ھ

حسب فرمایش اخبار اثنا عشری دہلی

آن بندۂ کاظم آل یٰسین
نامی شاعر بود جاوید
اکنون شب چاردہ سوم ماہ
در خلد برین ورود جاوید
۲۰۲ ۶۳۴ ۲۶۲ ۲۱۶ ۲۴
سنہ ۱۳۴۰ھ

ن آن بندۂ کاظم آن سخن سنج ٭ برچید ثمر ز شاخ امید ٭ ث باغ

ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۵

حسب فرمایش جناب نواب سید محمد جعفر علی خان
عرف جناب پیارے صاحب رئیس اعظم شمس آباد ضلع فرخ آباد

ملخص از

انجمن آرای ناصری

باہتمام احقر الانام مرزا صفدر حسین و ملا احمد حسن
مالکان پریس درماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ عیسوی

مطبوعہ ریاض المومنین پریس کاظمین لکھنو

عاجز کے کارخانہ میں ہر قسم کا کام بکفایت طبع ہوتا ہی
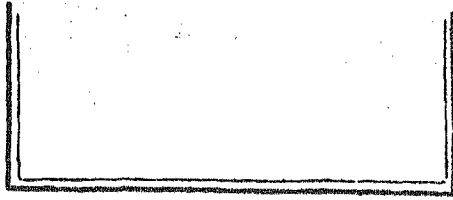
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلیّ العظیم و صلیّ اللہ علی سیّدنا و نبینا محمد و آلہ الہامیم اما بعد بخدمت جمیع ارباب عروض ولغت **سید محمد جعفر علی خان** متوطن شمس آباد ضلع فرخ آباد عرض کرتا ہی کہ تخفیف نے محض براے سہولت ارباب فن خلاصہ انجمن آرای ناصری کر کے شامل جوہر التواریخ کر دیا ہی تا شائقین کو بعض تصرفات تخفیف مین دقت واقع نہ ہوا ور میرے شاہدین وہ خلاصہ پیش نظر ہو جائے۔

واللہ ولیّ التوفیق وھی اذمّۃ التّحقیق واللّٰہ قیّوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

متعلقات جوہر التواریخ

آذر بفتح ذال معروفست دارباب فرہنگ آن را دال غیر منقوطہ دانند و مضموم خواندہ
اند تا چون فارسیان بر زبر دال نقطہ می نہادہ اند بعضے گمان کردہ اند کہ
دال ذال ست صاحب جہانگیری گوید پیرے از زند شتیان گاہ تحقیق لغات
با من مصاحبت داشت و کتاب زند و پازند و دساتیر خواندہ می شد
در کل لغات کہ لفظ آذر بود بدال و آن را ہم مضموم میخواندہ می گفت
درین کتاب آذر بدال منقوطہ نیامدہ است و بعضے متوسطین در قوافی
قصائد بفتح قافیہ کردہ اند و مشہور شدہ است انوری گفتہ شعر
ساغرش پر بادہ روشن چنان آید بچشم ٭ کز میان آب روشن بر فروزی آذری
و دیگر نام فرشتہ ایست موکل بر خورشید و تدبیر مصالح روز آذر و ماہ
آذر بدو متعلق ست و نام ماہ نہم پارسی و روز نہم از آن ماہ و پارسیان
را بعدد کواکب سبعہ ہفت آتشکدہ نامی بودہ و ہر یک را بستارہ مخصوص
نسبت می دادہ اند و تفصیل آن قواعد در دبستان المذاہب
مبسوط است۔

ذ (صفحہ ۳)

این حرف بدین ضابطہ امتیاز کردہ اند کہ اگر پیش او صحیح ساکن بود

مہملہ خوانند واگر صحیح متحرک یا حرف علت ساکن بود یا متحرک بود معجمہ خوانند چنانکہ خواجہ نصیر الدین محمد طوسی رحمہ اللہ تعالی نظم فرمود رباعی

آنانکہ بپارسی سخن میرانند	در معرض دال ذال را ننشانند
ما قبل وی ار ساکن وجز وای بود	دال ست اگرنہ ذال معجم خوانند

شرف الدین علی یزدی نیز گفتہ است ٭ در زبان پارسی فرق میان دال وذال با تو گویم زانکہ نزدیک افاضل مبہم است ٭ پیش از او در لفظ مفرد گر صحیح ساکن ست ٭ دال باشد ورنہ باقی جملہ ذال معجم ست ٭ لیکن اصح آنست کہ درین مقام مہملہ ومعجمہ ہر دو خوانند بلکہ افصح پیش قدمائے فرس مہملہ است چنانکہ الحال اہل ماوراء النہر استعمال می کنند ومولانا شرف الدین علی یزدی در حلل مطرز گفتہ کہ درین دو موضع اہل فارس بذال معجمہ خوانند واہالی ماوراء النہر بدال مہملہ حتی لفظ گذشت وگذر ورا نیز بدال مہملہ استعمال کنند ووجہ آن در لغت آذر مذکور خواہد شد کہ افصح بدال ست۔

گفتار (صفحہ ۳۱)

ہشت حرف در پارسی نیاید چنانکہ از شرف الدین علی گذشتہ ہشت حرف ست آنکہ اندر فارسی ناید ہمی تا نیاموزی نباشی اندرین معنی معاف ٭ بشنو از من تا کدام ست آن حروف و یاد گیر ٭ ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف

اما بطریق ندرت آمده و همچنین بعضی لغات فارسی در خاتمه بیاید
که یکی ازین حروف هشتگانه دارد اما ظاهر مراد ایشان آنست که
در اصل لغت فرس نیامده و بعضی کلمات که آمده از استعمال
متاخرین عجم ست که بعرب مخلوط شده یا در اصل حرف دیگر بوده
و متاخرین یکی ازین حروف هشتگانه بدل کرده استعمال کرده اند
و بعضی متتبعین گفته اند که های تازی و جیم تازی و فا نیز در لغت
اصل فرس نیامده و هر کلمه که یکی ازانها دران باشد در اصل
لفظ دیگر بوده چنانکه در حرف عجمی گذشت و حق آنست که ذال معجمه
نیز نیامده بلکه دال مهمله بوده که معجمه می خوانند متاخرین عجم و
قاعده آینده محل تامل ست و غین معجمه نیز در فارسی کم آمده و اکثر
بجای آن کاف فارسی آمده و در شرفنامه گوید که شش حرف در
ترکی نمی آید ثا خا دال ضاد عین فا-

صفحه ۳۴ سطر آخر

ونوشتن طای خردک بر زای فارسی و مرکز دیگر بر کاف عجمی اختراع
متاخرین ست چه متقدمین برین دو حرف نیز سه نقطه میدادند-

صفحه ۳۵

دستور دانستنی ست که هر حرف بمشابه ذات ست و هر یک از متحرک

وسکون وتشدید بمنزلہ حالی از حالات پس تحرک عبارت از متحرک بودن حرف ست بحرکتی از حرکات ثلثہ کہ در عربی بفتحہ وکسرہ وضمہ تعبیر کردہ شوند و در فارسی بزبر وزیر وپیش بدین جہت کہ در ایام سلف وقت ضرورت حرف مفتوح را نقطہ برزبر وحرف مکسور را نقطہ درزیر وحرف مضموم را نقطہ در پیش آن از شنگرف یا رنگ دیگر کہ مغائر رنگ حرف بود میدادند تا اینکہ خلیل ابن احمد عروضی برای ہر حرکت نشانی بجاے ہمان نقاط باین صورت ـَـِـُـ مقرر کرد پس ہر واحد ازین نشانہا باسم محل خود موسوم ومشہور گشت ونشان حرکت پیش را مثل نشان زیر بالای حرف نوشتن اختراع متاخرین ست۔

(از انجمن آرای ناصری)

صفحہ ۱۹

باید دانست کہ در محاضرات الاوایل شمس المعارف آوردہ کہ اول چیزی کہ بر آدم پیغمبر نازل شد حروف ہجا بودہ وگفتہ کہ ابی ذرؓ از حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرد کہ بر آدم چہ کتابی نازل شدہ فرمود کتاب معجم ا ب ت ث ج پرسید ابی ذرؓ کہ کتاب معجم چند حرف بودہ فرمود بست ونہ حرف ابی ذرؓ گفت بیست وہشت حرف می شمارند غضب فرمود حضرت رسول صلی اللہ

علیه و آله و سلم قسم خورد که بالام الف بیست و نه حرف در صحیفه
با هفتاد هزار ملک بآدم نازل شد و هر کس که لام الف را داخل حروف
نه شمارد ایمان نیاورده کافرست و درین باب تاکید بلیغی فرموده ۱۲
و در عیون اخبار الرضا علیه السلام در احتجاج با عمران صابی و فرزانه
فارسی آمده که حضرت رضا علیه السلام از پارسی پرسیدند که پارسیان
شما چند حرف مخصوص دارند عرض کرد چهار حرف پ و چ
و ژ و گ آن حضرت فرمود پنج حرف ست یکی دیگر قافی ست که
درمیانه قاف و خا تکلم بدان می نمایند و موید پارسی تصدیق بآن کرد
اکنون این قاف که درمیانه قاف و خا بآن تکلم می شود دیده رست
در شیراز و یزد بیشتر از سائر بلاد متعارف ست حروف هجا
به بست و هشت حرف معروف شده چنانکه در عیون آمده که امام
علیه السلام بآن فارسی فرمود که چون پنج حرف خاصهٔ شما پارسیان
به بست و هشت حرف ما افزاید حروف سی و سه می شود ۱۲ انتهی کلامه

تمت

مصادر حروف فارسی

الف آ	با	تا	جا	چا	خا
آراستن افراختن	باختن	تاختن	جستن	چربیدن	خاریدن
دا	را	زا	ژا	سا	شا
دادن	راندن	زادن	ژولیدن	ساختن	شایستن
غا	فا	کا	گا	لا	ما
غنودن	فرستادن	کاستن	گداختن	لاییدن	مالیدن
نا	وا	ہا	یا		
نشستن	واخیدن	ہراسیدن	یافتن		

جو حروف عربی فارسی مین نہین آتے

ثا	حا	ذا	صا	ضا	طا	ظا	عا	قا
ث	ح	ذ	ص	ض	ط	ظ	ع	ق

ان نو حرفون مین سے کوئی حرف ابن نے فارسی مین نہین دیکھا کہ ابتدا یا انتہا مین آیا ہو یہان تک کہ مصادر جعلی مین بھی نہین دیکھا پس گذشتن یا تو گزشتن زائے معجمہ سے یا گدشتن دال مہملہ سے ہے دال مہملہ زائے معجمہ سے تبدیل ہو جاتا ہی جس طرح (سرخ مرد) سے (سرخ مرز) ہندی لال چولائی لطف یہ ہے کہ اہل فرہنگ قواعد مین لکھتے ہین کہ ذال معجمہ فارسی مین نہین ہی مگر لغات مین گذشتن گذرگاہ وغیرہ ذال معجمہ سے لکھتے ہین افسوس ہے کہ ہمارے علماء معقولات مین بھی عقل کو دخل نہین دیتے ۱۲

خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمۃ

در زبان پارسی فرق میان دال و ذال	با تو گویم زانکہ نزدیک افاضل مبہم ست
پیش ازو در لفظ مفرد گر صحیح ساکن ست	دال باشد ورنہ باقی جملہ ذال معجم ست

اسی قاعدہ میں صاحب فرہنگ انجمن آرای ناصری تامل کر رہا ہے وحق بجانب اوست ۱۲

شعرا کو موقع مل گیا میدان شاعری میں خوب گھوڑے دوڑا ئے ۱۲

حکیم سنائی لفظ تعویذ را بالفظ تمہید و عید و امیر خسرو لفظ نفاذ را با شاد و امثال آن نظم کردند ؎

درین زمانہ کہ دیو از ضعیفی مردم	ہمہ سلاح ز لاحول دارد و تعویذ
بسم اللہ آنچہ خواہی پیش تو خسروا نیکا	قربان دوستان را بر جان نفاذ باشد

خاقانی در تحفۃ العراقین گفتہ

تب لرزہ و صرع آسمان دیدا	از تو فیض قمش بساخت تعویذ

(از مفتاح التواریخ) خواجہ حافظ در وفات خواجہ قوام الدین گفتہ ؎

اعظم قوام دولت و دین آنکہ بر درش	از بہر خاک بوس نمودی فلک سجود
با آن وجود و با عظمت زیر خاک رفت	در نصف ماہ ذیقعد از عرصہ وجود
تا کس امید جود ندارد دگر ز کس	آمد حروف سال وفاتش امید جود

سنہ ۷۶۴ھ

انوری نیز گفتہ

دست بسخا چون ید بیضا بنمود	عکس چو تو سخی ہمت نے نخواہد شد

از جود تو بر جہان جہانی افزود | گو قافیہٴ دال نہی عالم جود

شخصے دیگر میگوید

بر دال محمد چو نہی یک نقطہ | تاریخ وفات نجم دین خواجہ علیست

شیخ بدیع الدین سہارن پوری کہ از مریدان شیخ احمد شیر سرہندی بود در سنہ ۱۰۴۲ھ انتقال نمود و شاعری گفتہ

شمع مزار او ہمہ نور غفور باد | دلہای زائران ورش غرق نور باد
تاریخ رحلتش چو ز ہاتف سوال کرد | قطب جہان گذشت ز عالم جواب داد
سنہ ۱۰۴۲ھ

از کتاب مرقع ادب جمع کردہٴ منشی صفدر علی صاحب صفدر مرزاپوری مطبوعہٴ مطبع اسرار کریمی الٰہ آباد و تحقیق لفظ گذشتن و گزشتن

منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی صفحہ ۱ مین نے بھی گذشتہ گلدستے کے واسطے

ایضاً صفحہ ۱ اسواسطے گذارش کی ہے او از ذال معجمہ

مولانا ابو الکلام آزاد دہلوی اڈیٹر الہلال صفحہ ۵۵ گزشتہ کانفرنس مین زائے معجمہ

منشی حمید الدین احمد صاحب اعظم گڈھی صفحہ ۶۶ گذاشتنی ہے ذال معجمہ

مولوی مظہر الحسن صاحب مظہر مرادآبادی صفحہ ۴۲ آپ سرگزشت بلاکشان سینی زای معجمہ

خواجہ قمر الدین خانصاحب راقم دہلوی نبیرہ غالب صفحہ ۹ گزارش ہے زای معجمہ

مجلۃ السنۃ مشرقیہ سید احمد حسین صاحب بیر کلی صفحہ ۱۰۳ ادیب گزشتہ مین زای معجمہ

مسٹر امحمدی قادری الاقتصادی صفحہ ۱۳۲ آپکے گزشتہ خطوں کا قابل زاے معجمہ

جناب مولانا سید علی حیدر صاحب طباطبائی نظم لکھنوی پروفیسر کالج نظام دکن حیدرآباد صفحہ ۱۷۰ تسلیمات آنجناب کے بعد گزارش ہے زاے معجمہ ایضاً صفحہ ۱۷۸ گذارش و سلام کے بعد ذال معجمہ

جناب مولوی سید نواب علی صاحب نواب نیتنوی ایم۔ اے۔ پروفیسر بروده کالج صفحہ ۱۸۶ گزشتہ انوار کے مشاعرے کی کیفیت زاے معجمہ

(ر،و،ا،ت،ا) یعنی منشی صفدر علی صاحب کا خط دیگر اکبرآبادی کے نام صفحہ ۲۰۸ گزشتہ صحبتین زاے معجمہ

نزد جعفر در گزشتن زاے معجمہ باید چنانچہ گفتہ ام

ہزار شکر کہ در سال پنجمین گردید	بدہر صلح ز جرمن بجوید و بستم بہشت ۲۱۱ ۱۲۸ ۶ ۲۹۳ ۶۱ ۶ ۵۰۲ ۷۰۵ ۱۹۱۹
نجات یافتہ یورپ ز رستخیز عظیم	رسیدہ بود بلای ولی بخیر گزشت ۲۷۹ ۱۲ ۲۴۳ ۴۶ ۵۱۲ ۶۲۷ ۱۹۱۹

اقتباس نوازشنامہ جناب مولوی محمد نجم الغنی صاحب رامپوری

از ریاست اجپوتانہ اودے پور میواڑ مورخہ ۴ جنوری سنہ ۱۹۲۰ عیسوی

خان آرزو در مثمر الفوائد میگوید کہ ذال معجمہ گمان دارم کہ در فارسی نباشد چہ تلفظ آن بمخرج کہ ہست دریں یوم دیرینست چنانچہ محاورات ایران و توران حال گواہ است و ہیچ یک ازین مردم تلفظ ذال معجمہ بمخرجی کہ غیران ادا کنند نمی توانند کرد و آنچہ از تلفظ ایشان ظاہر می شود زاے معجمہ است و شاید در اصل ہمان زاے معجمہ

بود کہ نقطہ نزدیک بران نوشتہ اند و بسبب اتصال آن دال
فہمیدہ اند و چون ہنگام تلفظ زاے معجمہ شنیدند آن را ذال معجمہ
خیال کردہ اند و این اگرچہ خلاف جمہور علماء و اہل لغت و ارباب قافیہ
فارسی ست لیکن چہ کنم کہ بر من ثابت شدہ ۱۲

عبارت کتاب نکات غالب مطبوعۂ نظامی پریس بدایون خواجہ
نصیر الدین طوسی آٹھ حرف کا زبان فارسی مین آنا لکھتے ہین اور
ذال نقطہ دار کا ذکر نہین کرتے۔ الا کوئی لغت فارسی ایسا نہین معلوم
ہوتا جسمین ذال ہو گذاشتن گزشتن پذیرفتن سب زے سے ہے فقط

انتخاب از ملخص منشی امیر اللہ صاحب تسلیم سہسوانی

۱ سنہ سال تاریخ فوت شاہجہان	ارضی اللہ گفت اشرف خان) صفحہ ۲ سطر ۱۱ ۱۰۷۶ھ

۲ سنہ مسجد شاہجہان قبلۂ حاجات آمد۔ صفحہ ۲۱ ۔ حاشیہ

۳ فیضی سنہ عقل تاریخ وفاتش بہ دو طور ۹۸۰ھ بنہ صد و ہشتاد نوشت (صفحہ ۲۶ سطر ۱۰۰۶ھ

۳ رند لکھنوی سنہ یک ہزار و دو صد و پنجاہ و سہ ہجری شمرد۔ صفحہ ۲۶ ۔ سطر ۲۰

۴ تسلیم سہسوانی سنہ ہجریست باشد و فصلی بضابطہ ۱۲۵۳
برچاہ باولی شدہ تیار مسجدے صفحہ ۱۹۔

۵ تسلیم سہسوانی سنہ کہ خان احمد علی شد برون ز افغانان صفحہ ۳۴ ۔ سطر ۱۰۹۹ ۱۲۹۶ھ
کنون بجاش محمد سعید خان آمد ۸۱۴ ۱۱۸۳

۶ ذبیحی یزدی ملک الشعرا سنہ پیامبر ہمعدو جبرئیل ست صفحہ ۳۶ ۔ سطر ۲ ۸۸۶
میان شان اتحاد ازین قبیل ست ۲۵۵ ۲۵۵

۷۔ نواب حسن علیخان اثر سنہ مژدہ باد اخو دیدولت آمدند۔ صفحہ ۳۶

۸۔ کلیم سنہ ز بنوشت کلیم ۱۱ مدہ فتح از پے فتح۔ صفحہ ۳۶ ۱۲۱۶ھ

۹۔ تسلیم سہسوانی سنہ بعدد وہ تسلیم گفتم بسال ۱۰۳۶ھ
ذکر اللہ بصورت کردہ نقشبند صفحہ ۳۷ ۔ سطر ۱۵ ۔ ۱۷ ۔ ۱۲۷۹ھ

سنہ افغانان = ۱۱۸۳ خان احمد علی ۸۱۳ / ۳۶۹ سنہ محمد سعید خان ۸۸۸ / ۱۲۵۶ھ تاریخ سطر ۵

سنہ تاریخ ولادت فرزند آرام ۱۲

۱۰ حکیم کاشی سے وارث ملک سلیمان آمدہ - صفحہ ۳۹ - سطر ۱۸
۱۰۳۶ھ

۱۱ محمد عاکف - جعل جنت مثواہ - صفحہ ۴۱ - سطر ۱۲
۱۱۰۸ھ

۱۲ - مولوی فائق سے (تاریخ) خزینۃ الاصول داست) صفحہ ۴۱ - سطر ۱۸
۱۲۲۵ھ

۱۳ - فائق سے (تاریخ گفت حصر کہ) قد قامت الصلوٰت صفحہ ۴۲ سطر ۳
۱۲۰۲ھ

۱۴ - آل محمد مارہروی سے (من ہاتف سمعت) فقد قامت الصلوات صفحہ ۴۲ سطر ۱۱
۱۲۶۴ھ

۱۵ - شیخ مہدی علی ذکی مرادآبادی - متوجہ الی الکعبۃ الشریفہ - ۱۲۲۹ھ صفحہ ۴۲ سطر
۳۵۴ ۴۱ ۱۲۸ ۶۲۶

۱۶ - ذکی مرادآبادی سے ہذہ قبلت (بگفت سروش) صفحہ ۴۵ - سطر ۱۹ -
۱۲۴۲ھ

۱۷ مرسل اکرم حجت اللہ - صفحہ ۴۶ - سطر ۸
۱۰۶۸ھ

۱۸ - یکے از امرائے اکبری (رقم تاریخیہ) صادق النوبت صفحہ ۴۶ سطر ۱۰
۱۰۳۴ھ

۱۹ - منشی امیر احمد صاحب مینائی - مراۃ الغیب صفحہ ۴۶ - سطر آخر -
۱۲۸۹ھ

۲۰ ایضاً - درۃ الانتخاب - صفحہ ۴۷ - سطر ۱
۱۲۹۴ھ

۲۱ - اسیر لکھنوی - اللّٰہم احفظ من البلیۃ - صفحہ ۴۷ - سطر ۳
۱۲۶۳ھ ۶۸

۲۲ منشی اسمٰعیل حسین صاحب منیر سے بہشت عہد زہے قبر حجۃ الاسلام صفحہ ۴۷ سطر ۵
۱۲۸۹ھ ۱۶

سلہ تاریخ جلوس شاہجہان بادشاہ ۱۲ سلہ تاریخ مسجد نواب آصف الدولہ ۱۲ سلہ منتخب التواریخ مصنفہ مولانا عبدالقادر بدایونی اکبر شاہی ۱۲ سلہ تاریخ صحت امداد حسین خان امین الدولہ ۱۲

[illegible]

۲۳/۱ از شاعرے در وفات میر یحییٰ کاشی سے احیا انشن چو کرد یحییٰ جان او صفحہ ۵۱ سطر ۱
۲۰ ۶۳ ۱۰۶۴ھ ۳۸

۲۳/۲ مولانا محمد سعید شمس العلماء حسرت سے زکو سپہر شد بار زلال وصال دست صفحہ ۵۱ سطر حاشیہ
۴۴ ۱۲۸۳ھ

۲۳/۳ سے جاد عنادی خزائن الاسرار - دانا - یا شاد - اولیک صفحہ ۵۱ سطر حاشیہ
۶۶ ۳۴۳ ۵۴ ۱۳۰۰ھ

۲۳/۴ نعمت خان عالی سے تحوجا نبرکر دانیجا التقا رسا کیمن - صفحہ ۵۱
۵۳۲ ۱۰۹۸ھ
یور شہا من پیشار صفحہ ۵۱
۱۱۲۴ھ ۳۱۲

۲۴ - شاہ بہار الدین عرف حبیب اللہ شاہ بشیر سے عجب لکھی گئی تو شیخ اسد کے مطلے کی صفحہ ۵۳ سطر ۱۸
۳۰ ۱۲۹۵ھ ۱۵۰

۲۵ ملا محتشم کاشی سے بے دانا ے وراہ تعلیم و تحصیل صفحہ ۵۵ سطر ۱
۴۶ ۹۸۴ کو

۲۶ باقر گیلانی در نعت سے حیات ندیم ہر باب جلم وصل عالیہ صفحہ ۶۲ سطر ۸ -
۴۲ ۱۰۹۸ھ

۲۷ آقا طہماسپ سے بجد اللہ کہ شد دیگر زسعی نائب سلطان صفحہ ۶۴ - سطر ۲۰
۲۵ ۱۰۴۳ھ
درین دولت کہ یا رب جاودان باد از وجود او
۲۰ ۱۰۴۳ھ

۲۸ - آقا طہماسپ سے بصد تزئین بلوح کل شاہ رقم دیدیم قران مہر با ماہ صفحہ ۶۵ سطر ۱۷
۱۰۴۳ھ ۱۰۴۳ھ

۲۹ - شیخ مہدی علی خاں کی مراد آبادی سے وسیلہ نیک تربیت جوہر فہیم اللہ صفحہ ۶۰ سطر ۱۰
۱۲۴۶ھ
ازان حساب بجدی کہ سالک دُر ہے شمار
۲۰ ۱۲۴
۱۲۴۶ھ

سلہ تاریخ شادی دارا شکوہ ۱۲ سلہ تاریخ شادی شاہزادہ دارا شکوہ قران مہر و ماہ
کہ محاق گفتہ می بود منحوس ست ۱۲ سلہ تاریخ جلوس حکیم مہدی مصرع اول منقوطہ ۹۲۴
غیر منقوطہ کل ۱۲۴۶ھ مصرعہ دوم منقوطہ ۹۲۴ غیر منقوطہ کل ۱۲۴۶ھ ۱۲
۹۲۴ ۹۲۴

۳۰ ذکی سلہ ۵ ہر کہ می دارد سند سازد با وفات جہان صفحہ ۷۶ سطر ۱۵

۳۲ - جلال لکھنوی سے ۵ سراپا رب بے مثل مطبوع شد صفحہ ۷۶ سطر ۱

سے ۵ بوے گلزار داغ آئی آج - صفحہ ۷۶ سطر ۳

سے ۵ مثنوی چھپ بے مثال و عجیب - صفحہ ۷۷ سطر آخر

۳۲ - تسلیم سہسوانی - فقرات نثر رعنائی مجلس صولت کامگاری صفحہ ۱۰۴ سطر ۱۲

یحیی بیدل حاتم بعہد - صفحہ ۱۰۴ - سطر ۱۶ -

۳۳ - مرات الخیال - خلاصۃ الحساب صفحہ سطر

۳۴ - مسجد فتح پور سیکری سے ۵ بیت معمور آمدہ از آسمان صفحہ سطر

۳۵ - خواجہ حسن ہروی سے ۵ کس نیارد بر بہ زین اگر دارد کسے صفحہ ۴۸

ہر کہ آرد گو بیا چیزے کہ دارد گو بیار -

۳۶ - تسلیم سہسوانی سے شد بجنت در دلم قدر سن تاریخ گشت - صفحہ ۸۳ سطر ۱۳

سلہ تاریخ جلوس نواب ناصر الدولہ آصف جاہ والی دکن منقوطہ ۱۲۶۶ غیر منقوطہ ۹۶۶ کل ۱۲۴۴ھ سلہ از شیخ بہار الدین آملی ۱۲ سلہ بغیر ضرورت تاریخی ہم سن را بغیر ہاے ہوز ترکیب فارسی دادند ۱۲

(۵۹۵) شل بو گل ابھی پہونچی صبا فردوس میں
۱۲۷۱ھ

(۴۸۵) نزد زہرا بجنان در رفت آہ
۱۲۷۰ھ

(۵۹۶) وارث علم پیمبر اوج ایمان ہائے علم
۱۲۴۵ھ

(۴۸۶) روضۃ الاحکام دین کا آہ طوطی کیا ہو
۱۲۷۳ھ

دیوان سوم

(۴۸۳) زر لفت کا لباذہ زر عطا کیا نزد نسیم منیر
۱۲۷۲ھ

(۴۸۹) منیر گفت دو سال مسیحی و ہجری
ضیای مشتری نیک و اوج بخت رسا
۱۲۷۳ھ

(۴۸۹) خورشید مشرق زمین بدر بخت ہند
۱۸۵۷ع
۱۲۷۳ھ ۱۸۵۷ع

(۴۸۶) تاریخ ماتم تو بنوشت منیر
اے عیسی ایمان شریعت ہی رہی
۱۲۷۳ھ

۴۹۰- اب شفا زخم سے نصیب ہی
۱۲۷۴ھ

۴۹۲- محلی در بحر عالی عصمت
۱۲۷۵ھ

۵۰۰- ہوا ہی مسکن جلوہ کنار حور جنت مین
۱۲۷۹ھ

۵۰۷- انگشتر زمرد پاکیزہ آئی آج
۱۲۸۳ھ

۵۰۹- صحبت پنجتن مبارک ہے
۱۲۸۳ھ

۵۱۵- دین پناہ و صالح و زوار امیر متقی
۱۲۸۴ھ

۵۱۶- یہ بیٹھا ہوا یہ زیبا ہاتھ
۱۲۸۵ھ

۵۲۴- آج کیا حسن ہے زہرا سے قران آفتاب
۱۲۸۰ھ

۵۳۴- بہشت عہد ہے قبر حجۃ الاسلام
۱۲۸۵ھ

۵۳۶- مسند آرائے بیان جان سخن دولہ بنا
۱۲۹۱ھ

۵۴۹- چھٹی کمال شکوہ شہانہ سے آئی
۱۲۹۲ھ

۵۵۰- ان نیے سرے سے چمکا ہے ستارا ہند کا
۱۲۹۲ھ

۵۵۷- عروس صالح بخش علی نواب لہ کو
۱۲۹۲ھ

۵۹۵- خلعت اقبال بابا واہ وا
[illegible]

سلہ این تاریخ انتقال جناب عمی صاحب ان آنجہانی سید دلدار علی مجتہد العصر ۱۲ سلہ تاریخ انتقال جناب سید العلماء سید حسین صاحب عرف میرن صاحب قبلہ

تاریخ وفات ناسخ مرحوم از رشک مغفور

دلا شعر گوئی اُٹھی لکھنؤ سے

۳۵ ۵۰ ۴۶ ۴۲۲ ۱۱۱ ۷۰

۱۲۵۴ھ

دیوان دوم ناسخ برحاشیہ

۳۵۱- بہشت برین باد ماوای پاک
۱۳۳۷ھ

۳۵۲- الٰہی بود کتخدای سعید
۱۴۴ ۱۰۳۵ ۱۲ ۴۶

۳۵۳- صد افسوس مرزا محمد شریف
۱۲۴۸ھ

۳۵۵- یا الٰہی بجنبان باد ... سی کا قلم
۱۲۴۹ھ

۳۵۶- گویا فتاده عرش افتاد
۱۲۴۹ھ

۳۵۸- لوح محفوظ بود سینہ دل
۱۲۴۹ھ

۳۶۲- ہمایون و مسعود شد کدخدائی
۱۲۵۱ھ

۳۶۴- امام بارہ گردون بنای سلطانی
۱۲۵۳ھ

۳۶۶- این سلسبیل ست آبروے سلسبیل
۱۲۵۴ھ

منشی امیر احمد صاحب امیر تخلص

مرآۃ الغیب
۱۲۸۹ھ

۳۳۸- راز و نیاز عاشق و معشوق جانیے
۱۲۷۵ھ
شہر کیوں گلشن ہو آئی بہار

حکیم سید ضامن علی صاحب جلال از دیوان سوم مسمیٰ خیالات بے مثال

لائی پاکیزہ شگوفے یہ بہار کشمیر
۱۳۰۵ھ

تاریخ وفات مفتی میر عباس صاحب

عالمے بیمثل او بے بود بے ہمتاے این
۱۳۰۶ھ

تواریخ فصیح الملک نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

۲۹۰- زیادہ تا بہ ابد ہو شمار سالگرہ
۱۳۰۵ھ

۲۹۴- خوشا پاک دیوان صابر چھپا
۱۳۰۴ھ

۲۹۴- بسا نتیجۂ افکار صابر مقبول
۱۳۰۴ھ

۲۹۰- نور میں تجھے بادشا مبارک
۱۳۰۵ھ

۲۹۶- مبارک ہر آئینہ صحت مبارک
۱۳۰۵ھ

۲۹۷- دلاور نشا طاعتی جستی
۱۳۰۵ھ

۳۰۲- پیر فرازی مبارک زیب ہے باعز و شان
۱۵ ۵۵۹ ۲۶۳ ۳۴ ۳۴۷

۱۳۰۸ھ سازگار آئے آہی متفق لیبل و نہار
۲۸۹ ۲۱ ۴۶ ۹۲۰ ۶۰ ۹ ۲۵۶

۱۳۰۸ھ
داغ نے زیبا کہا ہے سال اس بہبود کا اچھا
۱۰۶۴ ۲۰ ۴۱ ۹۱ ۹۱ ۲۱۱۹ ۱۰

۱۳۱۸ھ
زائد ۱۰
میرزا صاحب ملا ہے یہ خطاب یادگار
۲۵۸ ۱۰۱ ۶۱ ۱۵ ۱۵ ۹۱۴ ۲۳۹

۱۳۰۸ھ
۳۰۳- معتمد صاحب ہوئے زیبا خطاب
۵۵۴ ۱۰۱ ۲۱ ۲۰ ۹۱۴

۳۱۴- سب نیک گھڑی سالگرہ جشن مبارک ۱۳۰۸ھ
۹۲ ۸۰ ۲۳۸ ۳۱۶ ۳۵۴ ۳۶۳

۱۳۰۹ھ

از یادگار داغ

ابتدا سے اپنے ساڑھے پانسو نقدی بڑھی
۴۰۹ ۶۰ ۹۳ ۲۶۱ ۱۱۹ ۱۹۴ ۲۱۶

۱۳۱۲ھ ۳۰۶ کاملہ رفت بفردوس زمانی بیگم
۱۳۰۸ھ

از مرقع ادب

ذرا از زار صحیح ورسم اردو نویسند۔

نزد منشی امیر احمد صاحب و سید اکبر حسین صاحب الہ آبادی وغیرہم صحیح ہے کہ

نواب بہادر حسین خان انجم لکھنوی کہتے ہین کہ ان الفاظ کو واو کے ساتھ لکھنا چاہیے (اوسکو) (اونکو) (اوڑنا) (اوٹھنا) (اوبکائی) (اوبھارنا) (موند) (مجھے) ہاء ہوز سے مگر مجکو بغیر ہاء ہوز۔

منشی احمد علی شوق سب دنون کے نام جو شنبہ کے ساتھ ہین اونکی ہاء موحدہ کسرہ ہے۔

نظامی سہ از دگر روز ہفتہ آن بہ بود ٭ نام نیکش مگر سہ شنبہ بود ٭

(شنبہ) شعرا نے بضرورت الفاظ مین تصرف کیا مثلاً (یہ) (یہ) (یہان) (یان) (وہان) (وان) (تک) (تلک) وغیرہم۔

اس طرح کے لفظ جس طرح لکھے ہونگے مؤلف اُن کے اعداد دیگا اسواسطے کہ پابند مکتوبی ہے ۱۲۔

جس طرح شعرا قافیہ مین پابند ملفوظی ہوتے ہین مثلاً (دفعتاً) کا قافیہ (وطن) وغیرہم۔

امالہ الف کے امالہ مین یائے تحتانی کا لکھنا لازم ہے جس طرح (کنوان) (کنوین)۔

امالہ ہائے ہوز مین دونون طرح لکھتے ہین (روزہ سے) (روزے سے) (مہینہ مین) مہینے مین۔

بعض شعرا نے بارھوین تیرھوین کو باروین تیروین بغیر یاے ہونے کے لکھکر
تاریخ کہی ہے ۱۲ غالبًا فصیح الملک داغ دہلوی

یاے اضافی اون الفاظ مین نہین لکھتے جن مین یاے اصلی موجود ہوتی
ہے جس طرح قاضی راضی مثنوی وغیرہ سید ضامن علی صاحب جلال
مرحوم نے اس کا خیال نہین فرمایا مثنویّ ۵۲۷ دو یے

عربی الفاظ مین اونکی رسم الخط کی تقلید لازمی ہے خصوصاً جبوقت
ترکیب بی وہ لفظ موزون کیا جائے جس طرح ربوا بمعنی سود زکوٰۃ وغیرہم
الفاظ معرب و مفرس و مہنّد کا بھی مؤرخ کو خیال رکھنا چاہیے۔

تاریخ

اعلیٰ ترین ع نہم ماہ صفر رحلت سید محمود
۹۵ ۴۶ ۳۶۰ ۶۳۸ ۷۴ ۹۸
۱۳۲۱ھ

ع شب بود و بست و دو سہ شنبہ جنوری و اتیسر
۱۹۰۱ء

اعلیٰ تر سہ غم جانکاہ سید احمد خان ع فخر حکماہاے محمدی مرد
۱۳۱۴ھ
۱۰۴۰ ۸۰ ۷۴ ۵۴ ۶۵۱
۱۸۹۸ء

اعلیٰ سہ پدر پیر سے فرزند جوان چھوٹ گیا
۲۰۶ ۲۸۲ ۳۱۳۱ ۶۰ ۴۱۴ ۳۱
۱۳۳۷ھ

رسیدہ بود بلاے ولے بخیر گذشت
۱۹۱۹ء

سلہ مین نے جو معیار قائم کردیا ہے اگر اس پابندی کے ساتھ اس
مخمس کی تاریخین ملاحظہ ہونگی تو ناظرین محظوظ ہونگے ورنہ ملول ۱۲

بعون صناع بےمکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

حسب فرمائش جناب نواب سید محمد جعفر علی خان عرف
جناب پیارے صاحب رئیس اعظم شمس آباد ضلع فرخ آباد

رسالہ نادر آوانی مسمّٰی بہ

سلسلۂ خاندانی

(مؤلف)

باہتمام احقر الانام مرزا صفدر حسین و ملا احمد
مالکان مطبع بماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء مطابق ماہ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ
در مطبع ریاض المومنین واقع لکھنؤ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ المتفرد بالفردانیۃ والتوحید المتعالی
عن الاطلاق والتقیید المتنزہ عن کل اسم ورسم
حتی التنزیہ المتقدمین عن التعطیل والتشبیہ
ھو الواحد الاحد الذی لم یلد فیکون مولودا
ولم یولد فیصیر محدودا تعالی اللہ عما یقول المشبہون
بہ والجاھدون لہ علوا کبیرا والصلوۃ والسلام علی
سیدنا ونبینا محمد واھلبیتہ الذین اذھب اللہ عنھم
الرجس وطھرھم تطھیرا اما بعد یہ کمترین عرض کرتا ہے کہ اس

نجابت کا سلسلۂ پدری شاہ صفی موسوی آردبیلی علیہ الرحمۃ جنکی نسل مین
شاہان صفویہ ایران تھے) سے ملتا ہے اور سلسلۂ مادری مین نواب اعتماد الدولہ
ضیاء الملک سید فضل علی خان سہراب جنگ حسنی حسینی بارہوی وزیر حضرت
نصیر الدین حیدر مغفور بادشاہ اودھ حقیقی نانا تھے - بزرگان پدری کو
گردش تقدیر نے ایران سے لاکر شاہجہان آباد دہلی مین آباد کیا جہان
جد امجد مرحوم میر سیف اللہ صاحب عرف میر شاہ میرزا صاحب سنہ [illegible]ھ
مین محلہ مغل پورہ کلان مین پیدا ہوے اور ستائیس سال کی عمر تک وہین
سکونت فرماتے - اس وقت مین علم ریاضی مرزا محمد علی صاحب مہندس
اور علم نجوم و استخراج تقویم اپنے حقیقی خالو محمد علی خانصاحب المخاطب
مبشر خانصاحب منجم الملک ہفت ہزاری جامع زیج محمد شاہی اور علم طب
غلام نبی خانصاحب ذہین سے حاصل کرکے مرتبۂ تکمیل بہم پہونچایا۔ فوائد
شاہی اور تعلیقات خلاصۃ الحساب وغیرہ کتابین تصنیف فرمائین دو شادیاں
کین پہلی شادی موتی بیگم صاحبہ دختر نواب مبشر خانصاحب ہفت ہزاری
کی پوتی (یعنی دختر مشرف خان والد مرزا مہدی منجم لکھنوی) سے ہوئی جنسے
تین اولادین پیدا ہوئین - سید آغا میر صاحب۔ عمدہ بیگم صاحبہ۔ محمدی بیگم
صاحبہ بعد انتقال زوجۂ اول دوسری شادی عزت النساء بیگم صاحبہ
دختر میر علی نقی صاحب نجفی رضوی (خواہرزادہ حقیقی نواب سید قاسم علی
خان صاحب صوبہ دار بنگالہ) سے ہوئی جن سے خداوند عالم نے چھ اولادین
عطا کین سید محمد علی صاحب۔ سید فضل اللہ صاحب۔ سید ابو تراب صاحب

سید محمد حسین صاحب۔ کلثوم بیگم صاحبہ۔ امیر بیگم صاحبہ۔ اٹھائیس (۲۸) سال کی
عمر مین حضرت جد مغفور بزمانہ نواب آصف الدولہ مرحوم لکھنؤ مین آئے اور
وارد نگی عمارت اور تقسیم روزینہ اور چندہ اور خدمات پر فائز ہوے
رجو چالیسا قحط کے سال سے مشہور ہی) مین جناب ممدوح لکھنؤ سے پھر دہلی کو
چلے آئے۔ اور بار دوم سنہ ۱۲۳۱ھ مین بزمانہ حضرت غازی الدین حیدر مغفور
بادشاہ اودھ بسبب رشتہ داری بادشاہ بیگم صاحبہ محل خاص حضرت بادشاہ
ممدوح پھر وارد لکھنؤ ہوے۔ لیکن بزمانۂ شورش نواب معتمد الدولہ صاحب
مرحوم لکھنؤ کو پھر چھوڑ کر وطن مالوف یعنی دہلی کو بازگشت کی۔ بار سوم بزمانہ
حضرت نصیر الدین حیدر مرحوم بادشاہ اودھ پھر مراجعت فرمائے لکھنؤ
ہوے۔ یہ آنا آخری آنا تھا جس زمانہ مین کہ بادشاہ بیگم صاحبہ اور نصیر الدین حیدر
مرحوم مین ایک رنجش خانگی پر لڑائی جاری تھی اُس زمانہ مین اکاسی سال کی
عمر مین بمقام لکھنؤ انتقال فرمایا اور کھجوے مین عیش باغ کے قریب مدفون ہوئے
حضرت ممدوح کے فرزند اکبر سید محمد علی صاحب اس نحیف کے والد ماجد تھے
جنکی شادی جعفری بیگم صاحبہ مرحومہ دختر اعتماد الدولہ نواب سید فضل علیخان
وزیر نصیر الدین حیدر بادشاہ اودھ کے ساتھ الماس باغ مین تیئیسوین رجب
سنہ ۱۲۵۲ھ کو ہوئی۔ یہ اُس زمانہ کا ذکر ہی کہ جب بادشاہ بیگم صاحبہ اور بادشاہ
ممدوح مین آتش حرب و ضرب مشتعل تھی اور وہ باغ محاصرے کی حالت مین
تھا۔ بعد شادی حضرت والد ماجد کو جناب فیض النسا بیگم صاحبہ مرحومہ عمۂ
حقیقی نواب سید فضل علی خانصاحب مرحوم کی طرف سے نواب دولھا کا خطاب

عطا ہوا۔ ناموافقت زمانہ کہیے یا گردش تقدیر بہرحال لکھنؤ مین رہنا مشکل ہوا
جسکو حسرت وداع کرکے جمعہ اٹھارھوین جمادی الاخری سنہ ۱۲۵۴ھ مطابق
نوین ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۸ع کو حضرت ممدوح شمس آباد ضلع فرخ آباد مین آکر اقامت فرما
ہوئے جہان پہلے سے حسن کارگزاری و انجام دہی جناب منشی بانکی داس
صاحب مدار المہام مکانات طیار کرلیے گئے تھے۔ جب سے جناب والد مرحوم
کی اولاد و خاندان یہین مسکن گزین ہے۔

ہیچمدان یکم محرم سنہ ۱۲۶۶ھ کو عدم سے وجود مین آیا۔ مجھ سے پہلے جناب والد مرحوم
کے ہان تین صاحبزادیان پیدا ہو چکی تھین جو لڑکا تین لڑکیون کے بعد پیدا
ہوتا ہے عوام اُسکو منحوس سمجھتی ہین اور تیترا کہتی ہین۔ والدہ مرحومہ اس سبب
سے متردد تھین۔ جناب والد مرحوم نے ارشاد فرمایا کہ خدا پر توکل کرو۔ اگر
لڑکا پیدا ہو تو نصف میرا نام اور نصف اپنا نام ملا کر اُسکا نام رکھو۔ چنانچہ
محمد علی سے محمد اور جعفری بیگم سے جعفر عطا لیا گیا اور اس طرح اس مخیف کا نام
قبل از ولادت محمد جعفر قرار پایا اور مین جب سن شعور کو پہونچا تو اپنا تاریخی
نام میر مظلوم ۱۲۶۶ھ تجویز کیا اس لیے کہ میری ولادت محرم مین واقع ہوئی تھی۔
ساڑھے دس برس کے سن مین رجب سنہ ۱۲۷۶ھ مین دختر جناب عمہ خورد کے
ساتھ عقد ہوا۔ اُس زمانہ مین علم کے ساتھ فنون سپہ گری کی تعلیم بھی
جوہر شرافت سمجھی جاتی تھی۔ میری تعلیم بھی اُسی کے مطابق ہوئی۔ جناب
مولوی سید عرفان علی صاحب مرحوم نقوی بریلوی نے کل درسیات
فارسی پڑھائے جناب منشی میر اولاد حسین صاحب مرحوم داعی پوری نے

(جو میرے اتالیق بھی تھے) صرف عربی پڑھائی اور نحو حکیم سید عابد حسین صاحب داعی پوری اُنکے حقیقی بھائی سے حاصل کی ہدایۃ النحو مرفوعات تک۔ چند سبق ہدایۃ النحو کے مولوی تیغ علی صاحب رفیق قدیم جناب نواب سید فضل علی خان صاحب بہادر نے بھی پڑھائے بانک اور لکڑی مرزا کلن بیگ صاحب مرحوم ولد میرزا بہادر علی بیگ ساکن لکھنؤ نے سکھائی اور اسپ دوانی میر ناصر علی صاحب کمپل نے بتائی مولوی صاحب اور منشی صاحب کے فیض تعلیم سے دس برس کے سن مین رقعون کی ایک کتاب تالیف کی۔ جناب منشی صاحب روزانہ ایک رقعہ اُردو مین لکھواتے تھے اور پھر اُسکی فارسی بنواتے تھے۔ کچھ دنون کے بعد اُن رقعون کی تعداد اتنی ہو گئی کہ کتاب کی شکل مین جمع کر لیے گئے جنکا نام مین نے اپنے نام پر انشاے جعفری رکھا۔ ایک قطعہ اُسکا اب تک یاد ہے جس کو جناب منشی صاحب مرحوم نے نظم کیا تھا۔

قطعہ

اکثر نگاہ مہر و عطاے کریم سے	ذرّے کو آفتاب کیا کردگار نے
دہ سالگی کی عمر مین فضل آلہ سے	انشاے جعفری کو لکھا خاکسار نے

پہلا مصرع اُردو اپنی تقریب شادی مین ایک شخص کی طرف خطاب کر کے یون کہا تھا۔ مصرع

کیا کہون کہہ تو دیا آنکھ لڑا کر تجھسے

ربیع الآخر ۱۲۷۰ھ ہجری مین جناب والد مرحوم کے ہمراہ مجھے بھی لکھنؤ

جانے کا اتفاق ہوا جہان جناب ممدوح نے تیمّنا و تبرکا جناب مرزا دبیر صاحب اعلی اللہ مقامہ کا باضابطہ مجھے شاگرد کیا۔ باضابطہ اسلیے کہ حسب دستور مین نے جناب مرزا صاحب کو نذر شاگردانہ دکھائی اور اسی حیثیت سے مٹھائی پیشکش کی۔ جناب موصوف نے میرے حال پر کمال شفقت مبذول فرمائی اور کوئی مصرع نظم کرنے کی فرمایش کی مین نے فوراً یہ مصرع نظم کیا مصرع

خوف غالب ہے آپ کا مجھکو

جناب ممدوح میری موزونی طبع اور حاضر جوابی سے بہت خوش ہوے بس ایک ہی مصرعے کا مین شاگرد ظاہری رہا مگر جناب مرحوم کے کلام بلاغت نظام سے جو فیض حاصل ہوا اُسکی وجہ سے شاگرد باطنی ضرور ہون۔ میرے ساتھ ہی میرے بڑے بھائی صاحب نواب سید محمد ولی خان صاحب آسیر بھی حضرت مرزا صاحب کے شاگرد ہوئے اور بہت دنون تک سلسلۂ اصلاح جاری رکھا۔ اس سے قبل برادر صاحب ممدوح حکیم محمد علی صاحب قدیر شاگرد جناب دبیر کے شاگرد تھے۔ غالباً تیرہ برس کی عمر مین فارسی کی یہ رباعی ماہ رمضان وقت سحر کہی تھی جسکو جناب مولوی صاحب نے درست کردیا تھا۔ مین اُسی نظم غلط کو لکھتا ہون۔ رباعی۔

اے شمع تو این محن چرا می کردی	پروانہ را سوختن تن چرا سیکردی
لیکن عجبی اینکہ تو خودمی سوزی	این سوزش و سوختن چرا سیکردی

جب مین سن شعور کو پہونچا اُسی زمانے مین جناب والد مرحوم نے
ایک مہینے مین دوبار مسالمہ قایم کیا۔ مین بھی اُس مین شریک ہوتا
اور ہر طرح سلام کہتا تھا۔ رباعیان بھی اکثر کہنے کا اتفاق ہوا۔
اس کلام کو منشی فرزند حیدر صاحب صفدر مرحوم سے شاگرد
رشک و منیر رحمہ شاعر کی حیثیت سے ملازم تھے، اور میرے پھوپھی زاد
بھائی جناب سید آغا علی صاحب شیدا درست کرتے تھے۔ افسوس ہے
کہ اُس کلام کا زیادہ ترین حصہ تلف ہوگیا۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۴ھ
مین بسبب ملال خاطر شمس آباد سے لکھنؤ اور وہان سے
ربیع الاول سنہ ۱۲۸۵ھ مین مصطفی آباد عرف رام پور پہونچا۔
جناب نواب کلب علی خان بہادر خلد آشیان والی ملک نے
کہ میرے بزرگون اور اُن کے بزرگون سے روابط قدیمہ تھے قدردانی
فرمائی اور رفقا مین ملازم فرمایا خدا علیم ہے کہ ایسا شریف نواز و
جوہر شناس وہنر پرور رئیس میری نظر سے اب تک نہین گذرا۔
تین برس ملازم رہا۔ بعد اُسکے بسبب اصرار والدین مرحومین کے بعد
دیگرے چند استعفے دے کر مکان کو واپس آیا۔ مگر باغ بے نظیر کے میلے
مین نواب صاحب ممدوح مجھے طلب فرماتے رہے۔ ایک مرتبہ بسبب
خرابی گردہ علاج کے واسطے رجب سنہ ۱۲۹۲ھ مین وارد رام پور تھا
کہ انتیسوین رجب سنہ مذکور کو ولادت باسعادت نواب سید
حامد علی خان بہادر فرمان روا ے حال واقع ہوئی نواب صاحب کے

حضور مین حاضر ہوکر شعرا نے قطعات پڑھے انعام وافر پایا۔ جناب منشی سید اسمٰعیل حسین صاحب منیر کا یہ مصرع تاریخ سب سے اعلیٰ تھا ؎

صاحب اقبال نورافشان قمر پیدا ہوا
۱۲۹۲ھ

جب دربار برخاست ہوا اور ہم لوگ مصاحب منزل مین آکر بیٹھے تو مین نے مصرع جناب منیر کی تعریف کی اور بیان کیا کہ ایک مصرع مین نے بھی کہا ہے ؎ اُنتیسوین منگل کا دن ماہ رجب بارہ بجے۔
۱۲۸۲ف

نواب مرزا داغ نے کہا کہ "کا" کی جگہ "کے" چاہیے۔ مین نے جواب دیا کہ مجبوری تھی سنہ ہجری ۱۲۹۲ھ مین دس کی جگہ نو پڑھتے ہین ایک کی کمی ہوتی ہی۔ جناب منیر نے کہا کہ اگر تاریخ کہوگے تو معلوم ہوگا مین نے جواب دیا کہ تاریخ گوئی مین زیادہ علم فضل کی ضرورت نہین تھوڑا علم اور سیاقت کافی ہی پھر اُنھون نے کہا کہ کہوگے تو معلوم ہوگا مین نے جواب دیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی ردیف وقافیہ مین قطعہ موزون ہوگا اور ہر مصرعے مین تاریخ ہوگی اور یہ شرط ہے کہ جب آپ پسند کرلین گے اُس وقت مجھے تسکین ہوگی۔ دو چار روز کے بعد رامپور سے شمس آباد واپس آیا اور مصروف فکر ہوا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ اُسی مہینے مین چارون مصرعے کہکر بھیج دیے۔ اُسکے جواب مین جناب منشی صاحب نے لکھا کہ سید ہون اور روزے سے ہون واللہ باللہ لاجواب مصرعے ہین۔ خدارا انکے چار قطعے موزون کیجیے۔ اگر مجھے یہ مصرعے مل جاتے تو چار قطعے علٰحدہ علٰحدہ

لکھنا۔ اُس دن سے شوقِ تاریخ گوئی بڑھتا گیا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں تاریخیں کہنی پڑیں۔ افسوس ہے کہ جناب منیر نے اپنا قطعۂ تاریخ اپنے کلیات میں نہیں لکھا۔ حالانکہ چھوٹی کی تاریخیں موجود ہیں۔ گمان غالب ہے کہ ان مصرعوں کے مقابلے میں وہ اپنا قطعہ لکھنا کسرِ شان سمجھے قطعہ جو میں نے جناب منیر کو بھیجا تھا۔

یوسف لقا نواب کا روشن قمر پیدا ہوا
آرام دل جان پسر لختِ جگر پیدا ہوا ۱۲۹۲ھ
انتیسویں منگل کا دن ماہِ رجب بارہ بجے ۱۸۷۵ء
عالی حسب آصف نشان فرخ سیر پیدا ہوا ۱۲۸۲ [۹۳۲]

جناب منشی صاحب کو الف ممدودہ کے اعداد میں تامل تھا لہذا آئندہ مصرع دوم یوں تبدیل کیا گیا ؎

مسند نشین پیدا ہوا لخت جگر پیدا ہوا

اخبار الصنادید تالیف جناب مولوی نجم الغنی صاحب (رام پوری) سے معلوم ہوا کہ ولادت گیارہ بجے ہوئی تھی لہذا مصرع سوم یوں تبدیل کیا گیا ؎

منگل رجب انتیسویں گیارہ بجے محمودؔ ۱۲۹۲ھ

اکتوبر ۱۸۷۵ء میں جناب والدہ صاحبہ مرحومہ کے ہمراہ حج سے مشرف ہوا اور جب سے دوسرا تخلص حاجی بھی اختیار کیا۔
ادنے درجہ تاریخ گوئی کا یہ ہے کہ مصرع یا مادۂ تاریخ بغیر تعمیہ

وتخرجہ کے مخبر واقعہ ہو مثلاً۔

خلیل اللہ کی سنت ادا کی ... درجنت رفت

۱۳۱۲ھ ۱۳۳۷ھ

اعلیٰ درجہ - غم جانکاہ سید احمد خان ... ...

۱۸۹۸ء

اعلیٰ تر درجہ ہم ماہ صفر رحلت سید محمود ... ...

۱۳۲۱ھ

اعلیٰ ترین درجہ۔ نصف سہ شنبہ ہمایون بدسمبر دہ و دو قیصری جشن ہند ..

تعمیہ - داخلی و خارجی دونوں معیوب ہیں اگر بضرورت نظم کئے جائیں تو مصرع تاریخی میں ہوں فصاحت اور اصول شاعری کی پابندی صحت الفاظ املا خط الکا لحاظ بھی واجب ہے - تاریخ گوئی میں کتابت جسطرح ہو اُسکے عدد لئے جائینگے بخلاف شاعری کے کہ اسمیں قافیہ میں ملفوظی معتبر ہے اگر بضرورت تعمیہ یا تخرجہ میں تاریخ کہنا پڑے تو اسکی عوض کم سے کم ایک تاریخ کامل بھی ہونا چاہئے تاکہ عجز طبیعت پر محمول نہو اور زمانہ آیندہ میں صحیح تاریخ معلوم ہو سکے .. ..

کاف - بیانیہ یا لفظ گفت وغیرہ اگر ابتدائی مصرع میں ہو تو اُس کے اعداد لینا اور نہ لینا دونوں جائز ہیں اگرچہ نہ لینے کو ترجیح ہے - ہاں اگر گفت وغیرہ کے ملانے میں دوسرے سن بھی دستیاب ہوتے ہوں تو اعداد کے لینے میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ مستحسن اور ایک قسم کی صنعت ہے ... ...

اساتذہ کی تقلید واجب مگر تقلید کورانہ سے اجتناب لازم ہے - ..

والاحتیاط سبیل النجاۃ ...

جواہر التواریخ مسمیٰ بہ اسم تاریخی اکلیل التواریخ